

خالدشفيق

مجلس ار دو لا مور

iserveil Constitution of the second s

لعرب وعاب

(پنجابی)

خالرشفيق

مجلس اردو، لا ہور

جمله حقوق تنجق مصنف محفوظ

مت سوغ ات	Ĵ	ام كتاب
غالدشفيق		. ا شاعر
مجلس ار دو، لا ہور	*********	ناشر
م کان نمبره انگلی نمبره امحله شیخال		
شالا مارثا وُن ، لا ہور	, *********	
ملك مجمدوقار بونس اینڈوقاص بونس،ساندہ	•••••••	کمپوز نگ
ε ۲•• Λ	*********	سال اشاعت
		تعداد
حمایت اسلام برلیس، ربلوبے روڈ ، لا ہور	*********	مطبع
و نیا	*********	قمت

.....واحد شیم کار واحد شیم کار مدینه بیلی کیشنز، پوسف مارکیٹ، 38اردو بازار، لا ہور مدینه بیلی کیشنز، پوسف مارکیٹ، 38

انتساب

میں پنجا بی حمدال تے نعتال داایہ مجموعہ اپنے مرحوم والدین، اہلیہ، ہزرگال، عزیزال نے دوستال دے نال کرنال وال خاص طور تے اوہ دوست جنہال دے نال مل کے 'پھا خاصا ادبی سفر طے کیتا۔ فیراوہ مینول اپنی یا دال دے حوالے کر کے اوس سفر تے روانہ ہو گئے جہیز اسفر آخر کار ہر ذی روح نے اختیار کرنا اے۔ او ہنال سجال دیال یا دال میرے اکلا بے دا ایجیا سر مایہ نیس جنہول میں سینے لائی بیشاں تے اوس سفر دے انتظار و ج زندگی دا لمحہ لمحہ گن رہیا وال، جیہڑ سنراوہ سارے جانجے نیں۔ رب جانے اوہ سفر کنا کول پیاراتے دل بھاونال اے کہ جبہڑ ااوس سفر تے جاندا اے مڑآن دانال نہیں لیندا۔

رب سوہنااو ہناں داایہ۔سفرآ سان کرے نے۔او ہناں دیاں جھولیاں اپنی رحمتاں نال بھرد بوے۔(آمین)

او مناں توں پچھےرہ جان والا

خالد شفيق

اللہ دے بعد سوہنے محمد دا نام اے اوہناں داساؤی سوچ توں اچا مقام اے کھاں دروداوہناں نے لکھاں سلام اے خالہ اوہناں داغلام اے خالہ اوہناں داغلام اے خالہ اوہناں داغلام اے

فهرست

9	غالد شفیق اوران کی نعت نگاری سرو فیسرمحمرا قبال جاوید
12	خوش بخت نعت گوخالد شفیق پروفیسر محمدا کرم رضا
	حراں تے مناجاتاں
**	جیہر ہے تاریاں وانگوں چمکن لفظ او ہ کتھوں لیا وال
۳۵	کہندی دنیا جارے پا <u>ہے</u>
٣2	مری روزی داخودسامان کرداا ہے،مرااللہ
m 9	میرے گھرنوں اُ جال دے مولا
	معتال
74	يج لفظ ساتھ نہ چھڈن سدا ثناء لکھاں
ش	عمردی بہلی بوڑی چڑھیاں سکھیااو ہداناں
P/_	لاہ کے سبھ نفرت دے جالے بیار دے دیوے بالے
ቦ ′ለ	و نیادی گل نوں چھڈ دے مرہینے داؤ کر کر
۹	سو بهنا تملی والا ، ما ہی طبیبہ دا

بلا و ہےنوں تر سدے نیں ،صباایہہ جاکے کہہ دیویں كداوه دن آئے میں ویکھاں، پاک نبی داروضہ ۵٣ سداوسدارہوےمولا!میرےدل دےمکان اندر ۵۵ جنہاں گئی دنیادے بوہے ڈو مکدے نیں ۵۷ سبھ ذکرنبی داکر دیے نیں ،نعتاں دیے پھل کھلاندے نیں خدمت، شفقت، جابهت، سج دی عظمت دے ایہ پھل جقوں جقوں لنگیا سو ہنا ،رب دا پیارا آ ہے آئے تھلے دنیاتے اُجالے بیار ذیسے حضورا ہے دیے روضے دی جا کری جامجوال اوہدیلی رحمت داسا میاسوہ یاک نبی دا من نعت نبی وی بولن دے آ یے نے لوکاں اندرونڈ سے ہردم پیاراُ جالے صدياں دی تاریخ جے لکھيا،سو ہنانام محمد دا 4٣ مرے دل وچ از ل توں اے محبت مملی والے دی ٧ م نبی داناں لواں نے دل جے جذیب اٹھدے نیں 40 سوینے نبی جی دن را تیں میں لوڑ ال تہا ڈی صورت 4 سو ہنار ب ہے مہلت دیوے، مزمز پھیرے یاوال 49 كدے تے واج آئے گی، چلوسر كارول چلتے 1 AT

سارے جگ توں بیاری ہستی ساوے گنبد تھلے
چن اے مکہ پاک تے تارا، یاروشہرنبی دا
طیبہ دیے ہرکو ہے اندر چمکن چن ستار ہے
پیار دیاں خشبوواں ونڈن رنگ برئے پھل
آ یا جیون داسلیقہ جس و ہے اُسو ہے د ہے طفیل آ
دل زمیناں نوں او ہ وتر پیار دا دیندے رہے
طیبہ دیے جدلائے پھیرے ہوئیاں لہراں بحراں
میں اوس در باروج جھکیاں نگاہواں دیکھآ پیاواں
ہرویلے میں سوینے دیے ول بھیجاں نعقت سوغا تاں
متفرق
: نعتیہ ما ہیے
بيت الله دا يهلا نظارا (نظم)

النبالخ المرع

خالد شفیق اوران کی نعت نگاری

لا ہور کے ایک گمنام کو ہے میں، جناب خالد شفیق، پیرانہ سالی، بیاری اور تنہائی کے عالم میں زیست کے دن پور ہے کرنے کی امکانی سعی کررہے ہیں۔ایک انتہائی مختصر مکان جسے وہ وصیتاً قریبی مسجد کو دے چکے ہیں، ماضی کی کتنی ہی یا دول سے آباد ہے۔ یہ یا دیں نعمت بھی ہیں اور زحمت بھی کہ تنہائی کو بھلاتی کم اور تڑ پاتی زیادہ ہیں!

کم نہیں رات کے صحرا سے مرے دل کی فضا اور آ کاش کے تاروں سے فزوں تریادیں

خالہ شفیق لا ہور کی بھر پورمحفلوں اور لا ہور کے زندہ دل ادیوں سے شکوہ شنج ہیں کہ انھوں نے انھیں ان کی زندگی میں ہی بھلا دیا ہے بھی اسی خالہ شفیق کے دم قدم سے لا ہور کی ادبی محفلیں آباد تھیں۔ اسی خالہ شفیق نے اس زمانے میں رسالہ ''شام وسح'' کے بہت سے خیم نعت نمبراور سیرت نمبر تر تیب دیئے جب نعت گوئی کو رجعت پیندی سمجھا جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ جناب صبیح رحمانی کو جزائے خبر عطا کرے کہ انھوں نے گزشتہ دنوں نعت رنگ میں خالہ نمین کے لیے ایک گوشہ مخص کیا۔ خالہ شفیق کی تنہائیوں کو ہم لوگوں سے کوئی گلہ نہیں کونا چا ہے کہ ہم خود سیاسی کے آشوب میں مبتلا ہیں اور

آرائش جمال سے فارغ نہیں ہنوز

ہمیں''میں'' سے فرصت ہی نہیں مل رہی کہ کسی اور کی طرف دیکھیں ہمائش ذات اور شخسین ذات کے آسیب نے ہمار ہے حواس مختل کررکھے ہیں۔ایسے میں جناب خالد شفیق صاحب!

> اینے گلے میں اپنی ہی بانہوں کو ڈالیے جینے کا اب تو ایک یہی ڈھنگ رہ گیا

یہ چندسطور قلم سے بے ساختہ اس لیے نکل گئی ہیں کہ خالد شفیق کی پنجا بی نعتوں
کے پچھے غیر مرتب سے اور اق پیش نظر ہیں۔ قبل ازیں اردو میں ان کا نعتیہ دیوان
''عالم افروز'' کے نام سے طبع ہو چکا ہے۔ اہل دل اس کی فکری عظمتوں اور اہل قلم
اس کی اد بی حیثیتوں کا اعتراف کر چکے ہیں۔

خالہ شفیق غزل گوبھی رہے اور انہیں کما حقہ کم ہے کہ تغزل ، تصور کا وہ بانکین ہے جوشعو نِفن کی رفعتوں تک لے جاتا ہے۔ نثر ہو یا شعر ، تغزل ہی اسے ادا کا وہ حسن عطا کرتا ہے جو جنت نگاہ بھی ہوتا ہے اور نشا طروح بھی ۔ تغزل ، غزل کا نہیں بلکہ اس کیفیت کا نام ہے جو کسی تحریر میں فکری گداز بن کرلودی ، رمز وایماء سے بال و پرلیتی اور لطف و لطافت کے نما نچے میں ڈھل کر ذہن کو قائل اور دل کو گھائل بال و پرلیتی اور لطف و لطافت کے نما نچے میں ڈھل کر ذہن کو قائل اور دل کو گھائل کرتی چلی جاتی ہے ۔ نعت گوئی قلبی محبتوں کا قلمی اظہار ہے مگر اس اظہار کورعنائی ، تغزل عطا کرتا ہے۔

بات کرنے کی ادا ہوتی ہے عہت گل بھی صدا ہوتی ہے

نعت رسول پاک مَنَافَظِ ثناء و تو صیف کی ایک الیی پاکیزہ ، نازک اور ارفع شعری شکل ہے جس میں لفظ لفظ اور قلم قلم احتیاط کی ضرورت ہے۔ عام مدحت سعری شکل ہے جس میں لفظ لفظ اور قلم قلم احتیاط کی ضرورت ہے۔ عام مدحت ہے، یہ بہبی عظیم ورفع ہے۔ ''مدح'' مدوح کے محاسٰ کی ایک الیم سیجی تصویر ہے

جوخوبصورت الفاظ میں ہواور جس سے محدوح کی شخصیت اور اس کے ذاتی خصائص کی بوں وہنا حت ہو کہ ابہام والبتاس کی کوئی صورت باتی ندر ہے۔ اس لیے لازم ہے کہ نعت گوکوشعرو بخن کی نزا کتوں کا کما حقہ احساس بھی ہواس کے دل میں محدوح عظیم وجلیل کے لیے احترام ،عقیدت اور خلوص کے جذبات بھی ہوں اس سے کہیں بڑھ کر اس کی عملی زندگی اور ظاہری ہیئت امکانی حد تک نبی کریم منافیق کی ہدایات کے مطابق ہو۔ اگریہ بیں تو اسے تلوار کی دھار پر چلنے سے بچنا جا ہے اور بیدل کے الفاظ میں

زفکرِ حمد ونعت اولی ست برخاک ادب خفتن سجو دے می توال کردن ، درود ہے می توال گفتن

نعت گوئی مجاز کی بے نام وادیوں میں بہکنے اور بھٹکنے والے شاعروں کوسکون منزل عطا کرتی ہے اور ایک ایبا درد دیتی ہے، جس کے بعد کسی اور چو کھٹ کی طاجت باتی نہیں رہتی۔ایک ایسی دیوار مہیا کرتی ہے جس سے ہرد کھتی ہوئی پیٹے طاجت باتی نہیں رہتی۔ایک ایسی دیوار مہیا کرتی ہے جس سے ہرد کھتی ہوئی پیٹے کیک لگاسکتی ہے اور ایک ایسی یاد بخشتی ہے جو دل کو ہر نقش ماسوا سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

رنگ جذب وشوق جوبن پر ہو، تب ہوتی ہے نعت دل کا ویرانہ مہک المحتاہے، جب ہوتی ہے نعت طاق فکر نارسا میں، ان کی یادوں کے چراغ گرنہ ہوں صبح ومساروش، تو کب ہوتی ہے نعت

گویا دنیائے نعت میں قلب سلیم کے ساتھ ساتھ کے اس خرام نازکی بھی ضرورت ہے جو لفظ لفظ کو پھول بناتا چلا جائے اور بیہ بھی حق ہے کہ رسول پاک مَنْ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ

بانٹنے جلے جائیں گے۔

یہ کس نے دے کے دل اپنی محبت ڈال دی اس میں ذرا سا دل دیا، دل میں متاع دو جہاں رکھ دی
اللہ تعالیٰ نے خالد شفیق کے دل کو حب رسول مُکاٹیٹی کی نعمت بھی عطا کی ہے
اوران کے قلم کواداءا ظہار کی ثر وت بھی ۔وہ اس عطا پر بجا طور پر ناز کر سکتے ہیں کہ
کلک ثناء کو نور کی موجوں میں رکھ دیا

یعن گداز عشق کو ہونٹوں میں رکھ دیا
کتا کرم کیا ہے خدائے رقیم نے
ان کی ثناء کو ڈوبتی سانسوں میں رکھ دیا
ان کی ثناء کو ڈوبتی سانسوں میں رکھ دیا

ان کے زیر نظر مجموعہ نعت میں پہکون وعافیت سے لبریز ایک طمانیت کا احساس ملتا ہے، یوں لگتا ہے کہ کوئی جلوہ ہے کہ فردوس نظر بن کرانہیں ہر نظار ب سے بے نیاز کر گیا ہے، کوئی حقیقت ہے کہ بصارت کو بصیرت کے انوار بخش گئ ہے۔ ساعت ہے کہ ایک نوائے شوق کے سوا ہر آ واز پر بند ہو چکی ہے۔ زبان ہے کہ اس کی توصیف میں ' رطب الکسان' ہے جس کی تعریف میں وہ ذات بلندو برتر بھی مصروف ہے جس کے لیے ہر تعریف وقف ہے۔ اب اس لطف والتفات کی ایک جھلک دیکھیے۔

میری لکهنال اندر سجیا، سومنا نام محمر دا سوچال دا سرمایی بنیا، سومنا نام محمر دا

د کھ دی کالی رات وی مینوں سکھسٹیبر سے دیوے یا دنبی دیے دل دیے اندر رہندے نت اجالے یا دنبی دیے دل دیے اندر رہندے نت اجالے ج لفظ ساتھ نہ چھڈن سدا ثناء لکھاں قلم پھڑاں نے میں بس نعت مصطفی لکھاں حضور نوں میں نگاہواں دی روشنی سمجھاں حضور نوں میں نگاہواں دی انتہا لکھاں حضور نوں میں محبت دی انتہا لکھان

اوہدی گل کریئے تے راحت ملدی اے اوہدی راہ جلئے تے پینڈے مکدے نیں

ول دے اندر جارے باسے او ہناں دیاں تصویراں نیں جہاں ہتھ جنت دی گنجی، امت دیاں تقدیراں نیں او ہناں کول شفاعت، رحمت، شفقت بھرے خزانے نیں ساؤے اندر، ساؤے باہر، ہر یاسے تقصیراں نیں ساؤے اندر، ساؤے باہر، ہر یاسے تقصیراں نیں

خواباں وچ ہے آ و بے سوہنا، بیاس بچھے ایس ول دی نعتاں دیے میں گجرے و دھ کے سوہنے دیے گل یاواں

ول وے اندر یاو نبی دی پھلاں وانگوں مہکے ول دے باہر جیکاں مارے، پیارا شہر مدینہ

رب سوہنے دیے درتے خالد سیس نواواں ہر دم میرے دل بوہے تے جس نے لکھیا اوہداناں میرے دل بوہے تے جس نے لکھیا اوہداناں

میرے دل ہوہے تے جس نے لکھیا اوہداناں ان اوراق میں بہت سی تعتیں ایسی ہیں جوگنبدخصرا کی رعنا ئیوں کے گر دگھومتی ہیں، یا در ہے کہشروع میں حجر وُ انور پر گنبدانورنہیں تھا۔9 کااء میں پہلی مرتبہ گنبد تعمیر کیا گیا۔ جوحیت کے نیچے مربع شکل اور او پر ہشت پہلوتھا۔ ۱۳۸۳ء میں حاکم مصریے تھم سے امیر مدینہ نے گنبد کی تجدید کرائی ،انہوں نے کا لے پھر سے تعمیر کرا ے اس پر سفیدرنگ کرایا۔ ۱۸۱۸ء میں سلطان محمود بن سلطان عبدالحمید ثانی نے نیا گنبد بنوایا اور اس پرسبزرنگ کرنے کا حکم دیا جس کی وجہ سے گنبدخصرا کے نام سے شهرت پذیر ہوا۔ جواب تک درخشندہ و تابندہ اور مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔ یہی سبر گنبدان اوراق میں جا بجالود ے رہاہے۔ چندشعردیکھیے۔ سارے جگ کئی خیراں منگے، سوہنا ساوا گنبد جگ نوں نوری کرناں ونٹر ہے، سوہنا ساوا گنبد تمراہی توں بچنا ہے تے میرے ہیٹھاں آؤ ا یہہ گل سارے جگ نوں آنھے،سوہنا ساوا گنبد

> ونیا دے سبھ مم مک جاندے، ساوے گنبد تھلے غم دے مارے جدلک جاندے، ساوے گنبد تھلے

ساؤے پاک نبی دے ویٹرے خشبوال دا پہرہ ساوے گنبر آل دوالے خشبواں دا پہرہ اوس گنبد دی شان نرالی عظمت او ہدی عالی جس سوہنے دیے اندر باہر چمکن چن ستار ہے

ہر ویلے اوہ ساوا گنبد نظراں اگے پھردا
جھے اج وی خیراں ونڈے امت دا سرناواں
الغرض خالد شفیق کی نعتیہ شاعری میں محبت کا خلوص جلوہ گر ہے۔ فن اور
جذبے کا ایک دل آویز امتزاج دکھائی دیتا ہے۔ ان کے ہاں نکتہ ری بھی ہے اور
معنی آفرین بھی ۔ لطف زبال بھی ہے اور ندرت اظہار بھی ۔عرفان و آگا ہی کے
ساتھ ساتھ اسلوب وادا کے سلیقے ہے ہم آ ہنگ عقیدت ،عقیدے کی انگلی تھا م کر
روال دوال ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ان کی نعتیہ شاعری کورنگ ، سوز درول
کی آئے نے اور آ ہنگ غزل کی ایمائیت نے عطا کیا ہے آخر میں ان کی ایک نعت

جذبیاں وچ ڈبو کے خالد

پکال ہیٹھ لکو کے خالد

نعت دیاں خوشبواں ونڈاں

ہنجوہار پرو کے خالد
اوہدا ناں ہونٹاں تے لیاواں
مونہہ خشبونال دھوکے خالد
کملیٰ والا آپ بلای

جنت دے ول جاندے رہتے طیبہ وچوں ہوکے خالد طیبہ وچوں ہوکے خالد جیسا کے ابتداء میں ذکر ہوا ہے کہ خالد شفیق ، بھی لا ہور کی روح ورواں تھے، آج وہی خالد شفیق اپنے ہی مزار کا چراغ ہنے ہوئے ہیں، میری دعا ہے کہ یہ چراغ روشن رہے۔ ان کے لڑکھڑاتے ، روز وشب کوصحت سکون اور عافیت نصیب ہواور ان کی پنعتیں ان کی دنیاوی زندگی کورعنائی عطا کریں۔

(پروفیسر) محمدا قبال جاوید گوجرانوالا

خوش بخت نعت كو خالد شفيق

ا یہہ حقیقت ہر دور وج تشکیم کیتی گئی اے بئی نعت عبادت وی اے تے سعادت وی لفت رب تعالی دی خاص عطا اے جس پاروں اوہ اینے خاص بندیاں نوں اینے محبوب نے دوعالم دے آقامنگائی کا شاخوانی داسلیقہ بخش دیدا اے۔ چودہ صدیاں تے اک نظر دوڑا ندیاں ای اک بل وچ محسوں ہوجاندا اے کہ ہرصدی نعت دی صدی رہی اے تے ہر دورنعت دیے فکری تے معنوی حسن تال جمگارہیا اے۔ علاقہ یاویں کوئی وی ہووے نے زبان بھاویں کیہوی مووے، نعت ہر علاقے تے عہد دا اعزاز تے ہر زبان دا وقار بن کے نبی یاک مَنَاثِیَا دی علاماں توں عشق تے عقیدت دا بھر پورخراج حاصل کر دی اے۔ هر اک زبان، عهد دا اعزاز نیں حضور ً ہر دور دیے عروج دیے ہمراز نیں حضور گ وسیا اے نعت یاک نے انوار ونڈ کے ه پیجان مری فکر دی ، دمساز نین حضور

Marfat.com

موجودہ دور وج جیبر سے شاعر تے نعت گوحضور منافیظم دی توصیف تے ثنا

نول مستقل طور تے اپنی پہچان تے یا کیزہ جذبیاں دا مان بنا کے شاعری دی وادی وج نعت وے گلاب کھلاندے رہے نیں ، ایہناں چوں اک اہم نام خالد شفیق ہوراں داوی اے۔خالد شفیق دی نعت نال وابستگی تے والہانہ عقیدت دا ذکر جلے تے کئی حوالے آپوں آپ ای تاریخ دے ایوان وچوں باہرنکل کے خالد شفیق دی لازوال جابت تے حضور مَنَاتِيَامُ نال ايناں دي وابستگي منواندے نظر آؤندے نیں ۔ خالد شفیق ہوراں صرف نعت لکھی ای نئیں ، زمانے بھر کولوں لکھوائی وی ا ہے۔'' ماہنامہ شام وسح'' دیے ضخیم نعت نمبر ماضی دا و قار،عہد حال دا اعز از تے مستقبل دا جمال بن کے خالد شفیق دی عظمت دا اعلان کرر ہے نیں۔ایہہ نعت نمبر ا پنیاں نے برگانیاں نوں نبورج وانگوں چمک کے دس رہے نیں بی خالد شفیق اک شاعر تے ادیب نئیں ، ایہہ تے اپنی اکلی ذات وچ بھرپور انجمن نیں تے اپنی یکتائی و چ کئی تحقیقی اداریاں دی سیجائی دی اٹھان دکھاندےنظر آؤندے نیں۔ نعت دی دنیا کدی وی خالد شفیق نول محبت بقریا سلام پیش کریوں بغیرا گال نول و دهن داسوچ نئیں سکدی۔

خالد شفتی اک زمانے نوں نال لے کے اگے چلن دے عادی نیں۔ اپنے مجر پور مدیرانہ سفر وج او ہناں کدی وی اردو تے پنجابی نعت نوں فراموش نیں کیتا۔ او ہناں دی نعت نگاری بڑے فکری تسلسل نال پڑھن والیاں نوں عشق و عقیدت دا سامان مہیا کر دی رہی۔ ایہدی روش مثال او ناں دا اردو نعتیہ مجموعہ ''عالم افروز''اے جیہو اکئی ور ھے پہلاں شائع ہو کے نعت دی شمع دے پروانیاں توں خراج عقیدت حاصل کر چکیا اے۔ تے ہن خالد شفیق ہوریں پنجابی نعتاں دا

بهارا فروزمجموعه نعت سدا بهارگلشن نعت دی زینت بنار ہے نیں ۔

نعت دالفظ زباں توں ادا ہوندیاں ای لباں تے عشق تے عقیدت دی گل و لا کہ مہکن لگ بپندے نیں۔قلم دی نوک توں حضور مگائی آج دی مدحت اجر دیاں ای فضاواں نور دی کہ کہ شاں دا مرکز بنن لگ بپندیاں نیں۔نعت دالفظ ایناں کوخوش بخت تے رحمت پرورا ہے بی ایہدی ادائی گئا ہگاراں نوں رحمت عالم دائی عام دائی گنا ہگاراں نوں رحمت عالم دائی عام دائی شاہ گاراں نوں رحمت عالم دائی عام دین لگ بپندی اے۔خالد شفیق نے تے اک مدت توں دل دی ستی وج نعت دی خوشبو وسار کھی اے نعت داجمال خالد شفیق دے مہکد ہے ہوئے قلم تے پر نور تخیل دی وسار کھی اے نعت داجمال خالد شفیق دے مہکد ہے ہوئے قلم تے پر نور تخیل دی وساطت نال ملاحظ کرو۔

یے لفظ ساتھ نہ چھڈن سدا ثنا لکھاں قلم پھڑاں نے میں بس نعت مصطفی لکھاں میں اپنے دل دیے گروچ وسا کے پھل کلیاں میں اپنے دل دیے گروچ وسا کے پھل کلیاں نبی وا ذکر کراں، دل دا مدعا لکھاں

حضور سرور کا کنات سکائی خدا دے محبوب نیں۔ دوعالم دے مختار نیں۔ رب تعالیٰ نے آپ نوں اپنی رحمت تے بخش دانمونہ بنا کے بھیہ جیسے ۔ آپ دی صورت نوں لا فانی تے آپ دی سیرت نوں لا فانی بنایا۔ جہنے اک واری آپ ول تکیا او ہنوں خدا دا جلوہ نظر آیا تے جہنے آپ دے کر دار توں خوشہ چینی کیتی اوہ انسانیت دی سرفرازی دانمونہ بن گیا۔ قرآن پاک سارے دا سارا آپ سکائی ہوک سیرت دے نور تے ، آپ دی صورت دے ظہور دا گواہ اے۔ رب تعالیٰ نے آپ دی سیرت دے نوں سب توں وڈ اانسانیت دا معیار قرار دتا ہے آپ دے چرے دی

اک اک جھلک نوں حاصل ایمان بنا دتا۔ خالد شفق اک نظریاتی ، فکری تے ایمانی بلندیاں رکھن والے انسان نیں تو حید تے عشق رسول مکا فیڈ اور حوالے نال اوہ کے معمولی جیبے سمجھوتے و بے وی قائل نہیں۔ اک پختہ فکر غلام دی حیثیت نال اوہ اوہ نال اپنے آتا وی صورت دے کمال تے سیرت دے جمال نال اپنے ذبن نوں خوب خوب آباد کیتا۔ سلطان مدینہ مکا فیڈ او کی صورت دا جمال خالد شفیق و بے دل دا گداز بن کے انج طلوع ہونداا ہے۔

شہر مدینے جددا ہوکے آیاں ڈھولن ماہی

دل چاہوے میں ہرو میلے ای و یکھاں تہاڈی صورت

تہاڈی سیرت پاک دی دیو ہے اک اک لفظ گواہی

تقرآن دے ضحیاں اتے و یکھاں تہاڈی صورت
صورت دے نال نال خالد شفق دی قلم توں نبی کریم مُنافیظ دی پا کیزہ سیرت

دی اک جھلک ملاحظہ کروجیہدے وہ حضور مُنافیظ دے احسانات دے انوار وی
جھلکدے نظرآ وُندے نیں ۔

آپ نے لوکال اندر ونڈے ہر دم پیار اجالے
آپ نے دکھ منیر یال اندر پیار دے دیوے بالے
آپ دے در تے دھل جاندی اے لیکھال دی سبھکالخ
آپ دے در تے سل جاندی اے لیکھال دی سبھکالخ
آپ دے در تے سدے جاندے لوکی کرمال والے

زندگی تے ظلم دی کالی بلا دا راج سی آپ دے اخلاق چن سورج اچھالے پیار دے جھوٹی رسال تے رواجال والے بوئے بھیڑ کے باہروں لاد تے نبی سوہنے نے تالے پیار دے باہروں لاد تے نبی سوہنے نے تالے پیار دے

حضور مَنَّ فَيْنِمُ واسو بهنا نال بوغال نے آؤندیاں ای بونٹ اک دو ہے دے بوسے لین لگ پیندے نیں۔ دل واگلشن انج کھڑ دااے کہ ہر پاسے بہاراں ای بہاراں ای بہاراں پھیل جاندیاں نیں۔ محمد مَنَّ فَیْنِمُ اک لفظ وی اے نے سب توں وڈی تاریخی میدانت وی۔ خالد شفیق ہوراں نوں علم اے پی ایسے سو ہے ناں نوں دلاں دا وظیفہ بنان خاطرایس کا کنات نوں وجود بخشیا گیاا ہے۔

ایبہ ناں ایبناں کومقدس نے محتر ماے کدایبہ جہاں داوظیفہ بن گیا، رب نے او ہناں دے دلاں دیاں کالخاں دھوچھڈیاں۔ ایبہ سوہنا ناں اپنی تعریف آپ بیان کر رہیا اے نے سارے نعت گوشاعراں دی عقیدت دا قبلہ اسم محمد سکھی آپ ای اے خالد شفیق ہوریں جدایبہ ناں اپنے قلم دااعز از بنا ندے نیں نے او ہناں داقلم او ہناں دی نورانی فکرنوں اپنے نال لے کے جھومن لگ پیندا اے۔ اسم محمد دو الے نال خالد شفیق دی قبلی وارفکی داانداز ویکھن دی قابل اے۔ صدیاں دی تاریخ بی کھیا سوہنا نام محمد دا جیرے موتی وانگوں جڑیا سوہنا نام محمد دا جیرے موتی وانگوں جڑیا سوہنا نام محمد دا جند دی قبل کے جو کھیا سوہنا نام محمد دا جند دی قبل کے کے مطریا سوہنا نام محمد دا جند دی قبل کے کاری کا دیتے کم دیا سوہنا نام محمد دا دیں دی فلاے نے ہر دم رونق تکن والی می سب ہوناں می اوشے کھڑیا سوہنا نام محمد دا

جس ویلے میں روضے پاک دے نیزے جاکے بیٹھا سال رحمت بن کے خالد ورصیا سوہنا نام محمہ دا

عمر دی لیملی بوزهی خردهیان سکھیا اوہدا نال ول وے بیتے ہیتے اتے لکھیا اوہدا نال خالد شفیق نوں رب تعالیٰ نے جج بیت اللہ دی کئی واری سعادت عطا کیتی ا ہے۔ ایسے باروں او ہناں دا دل حضور مَنْ اللَّهِ اللَّهِ مِلْورانی جلویاں مکه مکرمه د ہے انوار تے مدینه شریف دیے روحانی اسرار نال ہرویلے آباد رہندا اے۔ مدینہ شریف کتناعظمت والاشهرای جس وج نظاری کانان والاسبر گنبداینی مقناطیسی کشش نال ہراک نوں اپنے ول تھیج رہیا ہے۔ جیہو اایک واری رب دے رسول م ر ہے جلوے و کیمی آؤندا اے اوہدا دل بار بار جان واسطے تزفدار ہندا اے تے او ہناں دائیہہ حال ہووے گاجیہوے اینے جذبیاں دے طوفان دل وج سمو کے بیٹھے نیں تے او ہناں نوں اے تیک حاضری دابلا وائیں آیا۔خالد شفیق سفر حجاز تے جاندے نیں تے لوٹ کے واپس آندیاں ای دل وج فیرتوں سوہے گنبدوی زیارت دی تا ہنگ جا گن لگ پیندی اے۔ایہ نورانی گنبدعا شقال کی رب دے نور دا نظارا اے تے ایہدی ہر جھلک سرکار دوعالم مُگاٹیئِم دے نال والہانہ محبت وج اضا فہ کر دی اے۔خالد شفیق دیاں کئی نعتاں ایسے نورانی گنبدد ہے ذکر توں پر نور نیں _مینوں انج لگداا ہے جیوں ایہہ خود تے واپس آ جاندے نیں پراپنی روح مدینہ شریف وج چھڈ آؤندے نیں بی گنبدخضری وے طواف تے ذوق

11/2/0

زیارت وچ کی نه آوے۔ سبزگنبدنوں خالد شفیق ہوراں کیویں ویکھیا، ایہدا ذکر کر دیاں ہویاں دل تے د ماغ نوں شاد مانی عطا ہون لگ بینیدی اے۔ گنبد خضرا دی دید باروں ایہناں وا احساس دیدار خاص طور تے مطالعہ دی آبرواے۔ گنبدخضری تے نوروامرکز اے پرایس مرکز نوں تکن دی آرزو کمال دی وارفکی رکھدی اے۔

فیر طیبہ توں بلاوا آگیا فیر بیا ہے کول دریا آگیا بھیک منگناں واں شہادیدار دی لے کے اکھیاں دا میں کاسہ آگیا گنبد خضریٰ دی جھاویں بیٹھ کے مینوں جنت دا نظارا آگیا بند سارے ضبط دے مث بھج گئے جد نظر سوہنے دا روضہ آگیا

جیہر ہے سبز گنبدنوں دیکھدیاں ای ایناں دے ضبط دیے بند ٹٹ جاندے نیس ،تکرارتوں پچ دیاں ہویاں اوس دے حوالے نال اک ای شعرنذ راہے۔

> ازلاں دی ٹھنڈک نال اینے سینے بھر کے جاند ہے جیہر سے اک بل رک جاند ہے نیں ساوے گنبد تھلے

خالد شفیق اپنی ذات دا بہانہ بنا کے دنیا بھر دے عشاق دے دلاں دی قلبی تے روحانی واردات بیان کردے نیں۔ اوہ جاندے نیں پی روضہ رسول توں دنیا بھر دیاں نعمتاں عطا ہوندیاں نیں۔ او تھے اوہ ذات پاک آ رام فرما رہی اے جیمدی کوئی گل رب العالمین موڑ دا نیمیں تے رب نے اپنی رضانوں محبوب سُالیا فی دی رضانال مشروط کر چھڈیا اے۔ ایسے واسطے سائل روضۂ رسول تے منکدیاں ہویاں تھکدے ای نہیں۔ اوہ جاندے نیمی کے ایس سو ہے دربار چوں سائل نوں

طلب توں ودھ عطا ہوندا اے۔ ایہ ایسا در باراے جھے منگتیاں دے سوالاں دی گنتی ختم ہوجا ندی اے پرلطف وعطا دے موتی چاروں پاسے تواتر نال وس رہے ہوندے نیں۔ ایس حوالے نال خالد شفیق دی طلب گاری دی اک جھلک ویکھن دے قابل اے۔

میں ہر پاسے نبی دے بیار دے کلٹن سجا دیواں جہ کچھ تاثیر آجادے زبان اندر بیان اندر نبی دی یاد وچ ڈبیاں رہواں جدتک میں جیوندا ہاں میں اور آ کھال جدول تک جان اے جان اندر میں اور آ کھال جدول تک جان اے جان اندر تے گنبہ خصری ول تک تک کے بھیک منگدیاں خالد شفق دے لیجے دی عاجزی پردھن والیاں دیاں اکھال وچ ہنجواں دے موتیاں دی چک پیدا کر د بندی اے۔

نی دی بارگاہ دے وچ کراں میں پیش کیمہ خالد
مر بے بلنظ گونگے نیں نے کئنت اے ذبان اندر
پڑھن والے دے ذہن وچ اک سوال انجر دااے پئی خالد شفق نے بار بار
مدینہ ویکھیا اے تے ایس خوش بخت شاعر نوں مدینہ کنج دانظر آیا۔ ایس زائر نے
کیم رے انو کھے تے نو یکلے جذبیاں دی جوت جگا کے مدینہ طیبہ دے چپے چپے دی
زیارت کیتی اے خالد شفق نے نعتاں دا ایبہ نورانی ذخیرہ حرمین الشریفین دی
زیارت دے دوران ای تر تیب دتا تی نعتاں دے پھل کھلا ردیاں ہویاں ایمنوں
مدینہ شریف دے درو دیوار داحس کنج دانظر آیا ہی۔ مدینہ شریف انساناں دا مرکز

شوق ای نمیں نوری فرشتیاں دی طواف گاہ وی اے۔ مدینہ طیبہ جیہدے کنڈے
وی بھلاں توں سوہنے تے جیہدے کنگروی ہیرے موتیاں توں و دھ قیمتی نمیں۔
شاعر دی حیاسیت عام زائر توں و دھ کے عقیدے دا جمال دکھا ندی اے۔ ایس
از دال جمال دے مظہر کجھ شعر پیش نمیں۔

ہر دم میرے دل وج وسدا رہندا شہر مدینہ دنیا دے ہر شہر توں گئے سوہنا شہر مدینہ ول دے اندر یاد نبی دی پھلاں وانگوں مہکے دل دے اندر یاد نبی دی پھلاں وانگوں مہکے دل دے باہر چکاں مارے پیارا شہر مدینہ جددی خیالاں اندرؤب کول دے اندرجھاکاں اندرؤب کول دے اندرجھاکاں اکر پیالشکے ساوا گنبد دو جا شہر مدینہ اک پیالشکے ساوا گنبد دو جا شہر مدینہ

نظر وسی چ رہندے نیں گلی کو پے مدینے دے
تے دل ویبڑے چ وسدے نیں گلی کو پے مدینے دے
مدینے وچ جو گزرے نیں، اوہ لمع عمر تے بھاری
ایہ اپ مونہوں کہندے نیں گلی کو پے مدینے دے
فالد شفق نے اپنیاں نعتاں وچ آ قائے دوجہاں حضور محمصطفیٰ " دیاں
صفتاں تے کمالات نوں جی کھول کے بیان کیتا اے۔ آپ دی نورا نیت آپ دی
ہے۔ مثال بشریت، آپ دے مجزے تے خصائص آپ دے ستاریاں وانگوں
چیکدے ہوئے اقوال تے قرآن دے متن چوں جھاکدے ہوئے آپ دے

خصائص اک ہے تے باعمل محب رسول مگائی دی حیثیت نال خالد شفیق ہوراں آ پدیاں اداواں نوں دل وج محفوظ کرن دی پوری پوری کوشش کیتی اے۔تاں پی ایہ سب مجھ محمد کی زبان نال زمانے تیکر پہنچا سکن۔ ایہ سوہنے تے پیارے پیارے شعراں دی سوغات تے حضور مگائی کا دی ہمثال شخصیت دے محاس نوں اہل ایمان تیکر پہنچا نا جا ندے نیس۔ملاحظہ کرو۔

خدمت، شفقت، چاہت ہے دی عظمت دے ایہہ پُھل پاک نبی لوکاں نوں بخشے سیرت دے ایہہ پُھل قربانی تے بیار دے جذبے مہکے چپے چپے نفرت دی دھرتی وج بیج الفت دے ایہہ پھل نفرت دی دھرتی وج بیج الفت دے ایہہ پھل جہاں جگ تے گیراں وٹھیاں سکھ سیبر ہے دتے رب سونے نے ساہنوں دتے حکمت دے ایہہ پھل

حجاز مقدس دی سرزمین ول جاندیاں ہویاں جیویں خالد شفق اپنے واگر دے ہے شار زائرین نے طلب دی کشش رکھن والے نیاز منداں دے جذبات دی ترجانی کردے نیں، انج ای واپسی دے سغروج ہجرتے فراق دے نغے الا پدیاں ہویاں زمانے بھرنوں اپنی خوش بختی دا احساس وی دلا ندے نیں۔ قدم قدم تے دسدے نیں کہ او ہناں ایس نورانی سفروج کیہہ کچھ ویکھیا۔ بختاں داستارہ کیویں جگمگایا تے مقدر دی یاوری نے مشکلاں کیویں آسان کر دتیاں۔ ایس موقعے تے ایہناں داقلم خوشی تے مستی نال جموم جموم جانداا ہے۔ بڑے فخر نان او ہناں رحمتاں داذکر کردے نیں جیہویاں مکم معظمہ تے مدینہ منورہ دی ویورے سیب ایہناں دا مقدر بنیاں۔ ایس مقام تے والہانہ بن دے نال نال عاجزی وی اینا حسن

منواندی نظرآ وُندی اے۔

میں اس در بار وچ جھکیاں نگا ہواں و کھے آیاواں دروداں نال مہکن جو فضاواں و کھے آیاواں ترفدے تے بلکد ہدل وی جھے چین پاندے نیں میں اس گلشن دیاں تازہ ہواواں و کھے آیاواں میں کے وچ عبودیت دے سارے رنگ و کھے نیں قبول اُس در تے جوہوون، دعاواں و کھے آیاواں جہاں نوں مصطفی صل علی نے عظمتاں دتیاں جہاں نوں مصطفی صل علی نے عظمتاں دتیاں میں کے تے مدینے وچ اوہ تھاواں و کھے آیاواں میں کے تے مدینے وچ اوہ تھاواں و کھے آیاواں

نعت ککھدیاں ہویاں خالہ شغق داانداز خطابیہ ہوجانداا ہے۔ایس خطابیہ انداز وج اوہ حضور مگافیر اس عظمتاں دااعتراف وی کردے نیں تے ایہد ہے نال نال اپنیاں آرزوواں دااحیاس وی دلاندے نیں۔ایہ انداز اختیار کر دیاں ہویاں ایہناں دالہ ہراای دکش، دلا ویز، پرسوز، پردردتے براای پرشوق ہوجانداا ہے۔انج لگداا ہے جیویں اشعار دا حسن ایناں دے دل چوں نکل کے پڑھن والیاں دے دلاں وچ منتقل ہوجاندا اے۔ایہ شاعر دی عظمت اے کہ اوس دی آواز پڑھن والیاں دی تر جمان بن جائے۔آ قادیاں تمام تر عظمتاں نوں پیش نظر رکھ کے خالہ شفق و ساس پرشوق لہجودی چک ویکھن تے محسوں کرنے دے قابل اے۔ خضور آپ نوں عظمت کہواں میں آدم دی مضور آپ نوں مولا دی میں عطا لکھاں

حضور آب نول جارہ کھواں زمانے وا حضور آی نول ہر درد دی دوا لکھال حضور آب دے درتے رہوال سدا بیھا حضور آب نول اینا میں معا لکھال حضور آی نول آکھاں جراغ منزل وا حضور آب نول اینا میں رہنما لکھال حضور حشر دیہاڑے دا جد خیال آوے حضور آی نول رحمت دی میں گھٹا لکھاں ساڈی دعااے یک خالد شفیق و ہے اردونعتیہ مجموعے عالم افروز دی طرال او ہناں دے ایس پنجا بی نعتیہ مجموعے توں وی قبولیت دی سندعطا ہووے۔رب کونین اینے محبوب مَنَافِیَام دی ثنا گوئی باروں خالد شفیق نوں دنیادی سرفرازی تے آخرت دی کامرانی دے پیغام نال نواز ہے۔خالد شفیق نے نعت دی ترویج ،ابلاغ تے فروغ دیے من وج جیبر ایا دگار کر دارا دا کیتا اے او ہ اینال کئی ابدی سرخرو کی دا ذربعه بن جائے تے الیس پر در دنعتیہ شعرنوں اینے ماضی حال تے مستقبل داحس بنا کے ایسے ای شان نال او ہناں دامدینے ول آنا جانا جاری رہوے۔ یاد طیبہ دی اے دم دم میرے نال کون کیہندا اے میں کلا آگیا

پر میر محمدا کرم رضا کیم نومبر 2006

· · · ·

اك عرضاك وضاحت

میں جد ہوش سنجالی تے کتاں راہیں ماں بولی (پنجابی) میرے اندرس گھولن لگ پئی۔ قلم پھڑیا تے قومی زبان وچ لفظ الیکنے لگ پیا۔ پر ماں بولی دی مشاس اپنا کم کر دی رہی۔ ایس عالم وچ منظور وزیر آبادی، سلطان محمود آشفته، سعید جعفری، منظور احمرتے اختر کا تثمیری جیسے ساتھی میسر آئے۔ او بہناں ول و کیھ کے پنجابی وچ وی طبع آزمائی کرن لگ پیا۔ ما بہنامہ شام وسحر دی ادارت دے دوران ماں بولی دی محبت نے نعت نمبراں وچ پنجابی د لئی اک علیحہ و حصہ رکھن تے مجبور کر دتا۔ سعید جعفری مرحوم دی خوبصورت نظماں نوں ایڈ ن کر کے نام خوبیاں نے مجبور کر دتا۔ سعید جعفری مرحوم دی خوبصورت نظماں نوں ایڈ ن کر کے دریا نجھیاں پیڑاں' دے نال تے مجلس اردو لا ہور ولوں چھا بیا تے کتاب دی ساری آلدن او ہدے معذور بجیاں تے بوہ دی نذر کیتی۔

ایہ سبھ کچھ ماں بولی دی محبت داعملی نبوت اے۔ میں ہمیشہ ای تو می نے علاقائی
زباناں نوں قومی زبان دے قدم برقدم لے کے چلن داعادی رہیا واں۔ اردوحمراں
نے نعتاں دے مجموعے 'عالم افروز' دے بعد پنجابی دے مجموعہ نعت 'نعت سوغات'
دا دیبا چہ پروفیسر محمہ اقبال جادید ہوراں اردو وچ تے پروفیسر محمہ اکرم رضا ہوراں
پنجابی وچ لکھیا اے۔ ایہ تومی زبان تے ماں بولی نوں اکو جسیا مجھن دامیری طرفوں

واضح ثبوت اے۔

قومی زبان اساڈی قومی شاخت اے تے علاقائی بولیاں/ زباناں اساڈی علاقائی بہیان نیں۔ایہناں نوں اک دو جے تو دور نیں کیتا جاسکدا۔
میں پروفیسرمحمد اقبال جاویدتے، پروفیسرمحمد اکرم رضا ہوراں داممنون ہاں جہاں نے میری رہنمائی تے حوصلدافز ائی فرمائی۔

خالد شفيق

مناحاتال

جیہ یہ ہے تاریاں وانگوں چمکن لفظ اوہ کھوں لیاواں جیہ ہے جگمگ جگمگ لشکن لفظ اوہ کھوں لیاواں جذبیاں دی بنجر دھرتی تے بدلاں وانگر آک بن کے رحمت جیہ ہے و آن لفظ اوہ کھوں لیاواں ہر دم تیریاں صفتاں کر دے، تیری گلاں کر دے سبھ نوں تیری راہواں و آن لفظ اوہ کھوں لیاواں توں خوں نیاواں و آن لفظ اوہ کھوں لیاواں توں خوں لیاواں و تیری حمداں آکھن لفظ اوہ کھوں لیاواں جیم ہے تیری حمداں آکھن لفظ اوہ کھوں لیاواں جیم ہے تیری حمداں آکھن لفظ اوہ کھوں لیاواں

تیری ذات دی قدرت دیرنگ، رنگیا اے جگ سارا ایس رنگ جیبر کے مینوں رنگن لفظ اوہ کھوں لیاواں کہندی ونیا جارے بات
تیرا جلوہ جارے بات
رات ونے پیا وگدا تیرے
کرم دا دریا جارے بات
داتا داتا چار چوفیرے
مولا مولا چارے بات
ہریائے بس تو ای توں ایں
ہیں جد تکیا چارے باسے

تیری رحمت دا سرناوال نور سورا چارے پاسے گھرگھرتے پیاورھدا ہردم چان عیان تیرا چارے پاسے چان تیرا چارے پاسے اکھال کھول کے وکھےتوں خالد اللہ وسدا چارے باسے اللہ وسدا چارے باسے

مری روزی دا خود سامان کردا اے ، مرا اللہ کرم راہیں مری جھولی نوں بھردا اے، مرا اللہ ہدایت دے اُجالے بخش کے گراہ لوکال نوں ہر اک گھر دے ہنیزے دور کردا اے، مرا اللہ کدی کلیاں، کدی کنڈے، کدی برکھا، کدی سُوکا چین وچ ہر طرال دے رنگ بھردا اے، مرا اللہ سراہنے قبر دے بیٹھے نول بخشے زندگی لئی سراہنے قبر دے بیٹھے نول بخشے زندگی لئی سراہنے قبر دے بیٹھے نول بخشے زندگی لئی

اوہ بنجر دھرتیاں تے رحمتاں دا مینہ وساندا اے تے نسکی طہنیاں نوں سبر کردا اے، مرا اللہ

اوہدے فضل وکرم نے قدرتاں دے رنگ نیارے نیس فضل حجولی ہر اک بندے دی بھردا اے، مرا اللہ

سہارے غیر دے آخر میں کیوں کبھدا بھراں خالد محافظ میرے جان و مال، گھردا اے، مرا اللہ میرے گھر نوں اُجال دے مولا کوئی سورج اچھال دے مولا تیوں منگناواں مال نہ دولت صرف رزق حلال دے مولا تیری قربت نصیب ہو جاوے ایس طرال دا کمال دے مولا جیمڑی ہر اک برائی نوں روک حولا جوصلے دی اوہ ڈھال دے مولا حوصلے دی اوہ ڈھال دے مولا

لوک انسانیت نوں بھل جاون الیس طرال دانہ مال دے مولا

امن خشبو وے نال گھر مہکے معجزہ اوہ وکھال دے مولا

حمد کہنے نوں ، نعت لکھنے نوں مینوں مینوں خیال دیے مولا مینوں نیال دیے مولا

اپی رجمت وے غال خالد توں ہر مصیبت نوں ٹال وے مولا نعتال

جے لفظ ساتھ نہ چھڈن سدا ثناء لکھاں قلم پھڑاں تے میں بس نعت مصطفیٰ لکھاں

میں اینے دل دیے نگروچ و جھا کے پھل کلیاں نبی دا ذکر کراں ول دا مدّ عا تکھاں

جے دن چڑھے تے دروداں دی روشی تھیلے معرض میں شاء لکھاں معرض میں شاء لکھاں

ورود آپ نے بھیجاں خدادی حمد کراں میں اینے ہونٹاں نے جس وفت وی دعا لکھاں

حضور نول میں نگاہواں دی روشنی سمجھاں حضور نول میں محبت دی انتہا لکھاں

حضور آپ نوں عظمت کہواں میں آ دم دی حضور آپ نوں مولا دی میں عطا لکھاں حضور آپ نوں مولا دی میں عطا لکھاں

حضور آپ نول جارہ کہواں زمانے دا حضور آپ نول ہر درد دی دوا لکھال

حضور آپ دے درتے سدا رہواں بیضا حضور آپ نوں ابنا میں مدعا لکھاں

حضور آپ نول دارؤ کبوال مریضال دا حضور آپ نول بینمبر شفاء لکھال

حضور آپ نوب لِگھاں چراغ منزل دا حضور آپ نوب اپنا میں رہنما لکھاں

حضور آپ توں واری مرے جیمے لکھاں حضور آپ نوں امن دا آسرا لکھاں

حضور حشر دیباڑے دا جد خیال آوے حضور آپ نوں رحمت دی میں گھٹا لکھاں عمر دی پہلی بوڑی چڑھیاں سکھیا اوہدا نال دل دے چتے چتے اُتے لکھیا اوہدا نال روح دے اندرمہکارال دے بلھیاں پینگال پائیال پھل بن کے جد دِل ٹہنی تے کھڑیا اوہدا نال جندڑی دا ہر کونہ کھدرا نور و نوری ہویا دل وییٹرے جد کرنال بن کے کریا اوہدا نال دو الے دل وییٹرے جد کرنال بن کے کریا اوہدا نال دوالے حقے او تھے رحمت رب دی میرے آل دوالے جھے جھے ورد کماندا پھریا، اوہدا نال

اکھ کھنی تے اوہ ہے ناں دا ورد سنائی دتا جدھر تکیا دل وسی چ ملیا اوہ ہا ناں سبھے انس و جن ملائک اوسے دے دیوانے عرشیں فرشیں، سبھی تھا کیں دِسیا اوہ ہا ناں رب سو ہے دے در تے خالدسیس نواواں ہر دم میرے دل ہو ہے تے جس نے لکھیا اوہ ہا ناں میرے دل ہو ہے تے جس نے لکھیا اوہ ہا ناں

لاہ کے سبھ نفرت دے جالے پیار دے دیوے بالے . کمی مدنی فجرال والے پیار دنے دیوے بالے جگمگ جگمگ کر دیے رہسن جیہڑ ہے حشر دیہاڑ ہے میں اوہ جگمگ چمکن والے بیار دے دیوے بالے نفرت وے سبھ نیھرے اپنے گھر توں باہر کڈھ کے لائے اوہدے پیار دے تالے بیار دے دیوے بالے دل میرا مستی وج نیجیا بیریں حصافھر پاکے بلکاں اُتے میں سن حالے بیار دے دیوے بالے تہاڈا ناں ایس جگ وے سارے نیھر نے ڈور کریندا میں وی نہاڑے الیں حوالے پیار دے دیوے بالے قبر وے اندر خوف ہنیرے دانہیں مینوں خالد میں وی ایجے و کیھے بھالے بیار دے دیوے بالے

دنیا دی گل نول چھڈ دے مدینے دا ذکر کر نحسن اور وقار نال توں جسنے دا ذکر کر مہکائیاں نیں جس نے زمانے دی وسعتاں الله وے نبی عوے کینے وا ذکر کر بس اک ای گل، ہے سارے مدینے نوں ٹریئے سارا جهان چھڈ توں مدینے دا ذکر کر دل دی انگوشی وج جو نیمکدا اے رات دن اوس سوہنے بے مثال سکینے دا ذکر کر برداشت كين واسطے اُمّت دى جہنے وُ كھ اوس حوصلے نوں داد دے، سینے دا ذکر کر

سوہنا کملی والا، ماہی طیبہ دا جگ وچ سبھ توں اعلیٰ، ماہی طیبہ دا عزتاں دا رکھوالا، ماہی طیبہ دا بنے لاون والا، ماہی طیبہ دا غم دے صحرا اندر، ورهدی لوواں وچ پیار دا مٹھا بالا، ماہی طیبہ دا دکھاں دے ونجارے، ماڑے لوکاں لئی ماہی طیبہ دا دکھاں دے ونجارے، ماڑے لوکاں لئی کرم کماون والا، ماہی طیبہ دا

سیخ وصفال والا، متهرا بولی دا التی متاب التی دا التی مای طبیبه دا

شکر دو پہرے اگ ورساندی دھیاں وج حصاواں ونڈن والا، ماہی طبیبہ دا

انساناں دے ذہناں اُتوں شرکاں دے جالے لاہون والا، ماہی طبیبہ وا

حشر دیباڑے رعب توں عاصی اُ مت کئی بخشش منکن والا، ماہی طبیبہ دا

ساڑے ستے کیکھ جگاون کئی خالد نتا باری تعالی ماہی طبیبہ دا بلاو نوں ترسد نیں ، صبا ایہہ جا کے کہہ دیویں چھا تھم نیر وگدے نیں ، صبا ایہہ جا کے کہہ دیویں تہاڈی یاد سینے لا کے بیٹے نیں تے اے آقا دنیں راتیں ترفقدے نیں ، صبا ایہہ جا کے کہہ دیویں خوشی او ہناں نوں کوئی وی نہیں بھاندی ، نہ راس آوے غمال وچ ڈ بے رہندے نیں ، صبا ایہہ جا کے کہہ دیویں نئی جی آپ دے دیدار دی حسرت اے او ہناں نوں تہانوں یاد کردنے نیں ، صبا ایہہ جا کے کہہ دیویں تہانوں یاد کردنے نیں ، صبا ایہہ جا کے کہہ دیویں تہانوں یاد کردنے نیں ، صبا ایہہ جا کے کہہ دیویں

نبی دا درج مل جائے، اساں فیر ہور کیہ لیناں بس ایہو ورد کر دے نین، صبا ایہہ جا کے کہہ دیویں

ہراک زائرنوں حسرت نال تکدے نیں نے روندے نیں اوہ راہواں مل کے بیٹھے نیں ،صبا ایہہ جاکے کہہ دیویں

وجیموڑے دا جہنم کخ رہیا اے جار چوفیرے ہجر دی اگ چ سڑو ہے نیں ،صبا ایہہ جاکے کہہ دیویں

مدینے دی طلب وج مہو کے دنیا بھرتوں بگانے نہ جیوندے نیس نہ مردے نیس، صباایہ ہجاکے کہہ دیویں

نہیں خالد اگل اوہدے سبھ ساتھی وی ہر ویلے نہاڈا ذکر کر دے نیں، صبا ایہہ جا کے کہہ دیویں کد اوہ دن آئے میں ویکھاں، پاک نبی دا روضہ اکھاں دے نال گھٹ گھٹ پُتاں پاک نبی دا روضہ میرے لفظاں، حرفاں اندر پیار نبی دا بولے میری لکھتاں وا سرناواں، پاک نبی دا روضہ ایہنی قسمت کھے لیھے گھر روضے دی نیڑے کھول کے باری ہر دم تگاں، پاک نبی دا روضہ رحمت رب دی میرے اُتے کن میں کن میں ورهدی جدوی سوچاں وچ الیکاں، پاک نبی دا روضہ جدوی سوچاں وچ الیکاں، پاک نبی دا روضہ جدوی سوچاں وچ الیکاں، پاک نبی دا روضہ

اکھاں اٹے بیت اللہ وے جلوے ہر وم رہندے ول وی رہندے ول وی میں میں دوخہ ول وی دوخہ

لوں لوں وچوں اُٹھن اوہدے پیار دیاں مہکاراں ساہواں نوں بیا دیوے مہکاں، پاک نبی دا روضہ

جنت دیاں خشبوواں ونڈے خالد جار چوفیرے اُتے ساوا گنبر، ہیٹھاں پاک نبی مادا روضہ

سدا وسدا رہو ہے مولا! میرے دل دے مکان اندر میرا سوہنا نبی ٹانی نہیں جس دا جہان اندر میں ہر پاسے نبی دے پیار دے گشن سجا دیوال جے کچھ تاثیر آجائے، زبان اندر، بیان اندر نبی دی یاد وچ ڈبیا رہوال جد تک میں جیونداوال میں اوہنال تے درودآ کھال جدول تک جان اے جان اندر میں میں اوہنال تے درودآ کھال جدول تک جان اے جان اندر میں میں میں کے کوبہ میری انہوال وچ، مدینہ میرے دھیان اندر میں کوبیان اندر

نی دا پیار پھٹ پھٹ کے میری پلکاں نے آندا اے جدوں یاداں مدینے والیاں، دُھماں مجان اندر

میرے سینے ج بلد ہے نیں، تے ہنجوبن کے کردے نیں حدائی دے ایہ لنہ و، کس طراں اکھیاں چھیان اندر

زباناں نے دروداں دے چمن سبھناں ای و کیھے نیں ایہہ پھل بوٹے محبت دیے کدی لوکی اُگان اندر

نی دی بازگاہ دے وہی کراں میں پیش کیہ خالد میرے سب لفظ گوئے نیں، نے لکنت اے زبان اندر جہاں گئی دنیا دے ہوہے ڈو ہکدے نیں
آ، اوہ پاک نبی دے درتے رکدے نیں
اوہدا ناں لیے تے جھڑے مکدے نیں
ایچ شملیاں والے سروی جھکدے نیں
اوہدی گل کریئے تے راحت ملدی اے
اوہدی راہ چلئے تے بینڈے مکدے نیں
اوہدی راہ چلئے تے بینڈے مکدے نیں
اوہدی راہ چلئے کے بینڈے مکدے نیں
اوہ بوٹے کہ جھکھڑاں کولوں جھکدے نیں
اوہ بوٹے کہ جھکھڑاں کولوں جھکدے نیں

نظر سوتی جہاں تے رب سوہنے دی کرمانوالے لوک اوہ کتھے لکدے نیں

ابنی رحمت دا بدّل ورسا آقاً غم دی دهب و چسار کوکی پھکد نیس

اوہ سوہنا اے خالد! رب دا پیارا اے ہے اوہ کرم کرنے نے بھر نے مکدے نیں

سبھ ذکر نبی واکر وے نیں، نعتال وے کیل کھلاندے نیں بلکاں نے دیوے بال کے جد طیبہ نوں قدم ودھاندے نیں او ہناں دیستارےاہے نیں جیہڑے پیاردےوچ گرتا ہے نیں جیہ ے لوک نصیباں والے نیں، طیبہ توں بلائے جاندے نیں جیہو ہے اوہدے ناں دا ذکر کرن، جیہو ہے اوہدی دستی راہ بھڑن روضے دی زیارت کر دیے نیس، اکھاں دی بیاس بجھاندے نیس او تنصے غیر کوئی نہیں جاسکدا، او تنصے مشرک کوئی نیں وڑھ سکدا جیہر ہے ہون مدینے والے دے، اوہ لوک مدینے جاندے تیں ہر بات اوہناں دی سخی اے، سبھ دنیا کولوں اٹی اے اوه الله دا فرمان هندا، جیهری بات نبی فرماندے نیس اوہ لوک مقدراں والے نیں، جیہوے اوہدے منن والے نیں نہونٹال تے پھل درودال دے،جیمر سے لے کے مدینے جاندے نیں

خدمت، شفقت، چاہت، پچوی عظمت دے ایہہ پھل پاک نی لوکاں نوں بخشے سیرت دے ایہہ پھل جہاں جگ تے خیراں ونڈیاں، سکھ سنہیڑے دتے رب دے سو بنے ساہنوں دتے حکمت دے ایہہ پھل قربانی تے پیار دے جذبے مہم چے چے پچو نفرت دی دھرتی وج بیجے الفت دے ایہہ پھل نفرت دی دھرتی وج بیجے الفت دے ایہہ پھل جہاں نوں اپناکے لوگی جنت دیوج جان پاک نی دے اسوے دتے سیرت دے ایہہ پھل پاک نی دے اسوے دتے سیرت دے ایہہ پھل

جیہڑے لوکی کلمہ بڑھ لین اوہ نیں بھائی بھائی ساہنوں آنخضرت نے دیتے جاہت دے ایہہ پھل .

نعتاں لکھاں، حمدال آکھاں، قلم پھڑا کے مولا میرے اندر لائے اپنی رحمت دے ایہہ پھل

ساوا گنبد روضے دا نے سوہنا پاک مدینہ ساوا گنبد روضے دا نے سوہنا پاک مدینہ خالد ساہنوں اللہ دنے جنت دے ایہہ پھل

جھوں جھوں لنگیا سوہنا، رب دا پیارا مہکاندا گیا سارا رستہ، رب دا پیارا اوسے اوسے اوسے پھولاں دی اک دنیا وسی جس تھاں ہسیا راج دُلارا، رب دا پیارا جہنے ساہنوں سچائی دی رہ تے پایا اوہو بجن اکھ دا تارا، رب دا پیارا اوہو بین اکھ دا تارا، رب دا پیارا اوہوا ذکر کرن تے ملدی دل نوں راحت ساڈے لئی رحمت دا سایہ، رب دا پیارا ساڈے لئی رحمت دا سایہ، رب دا پیارا

ذر سے تارہے بن گئے اوہدے پیریں آکے ساڈی دولت نے سرمایہ، رب دا بیارا اوہدیاں صفتاں لِکھال نے ، پر کسرال لکھال ایہنا ایچا، ایہنا سچا، رب دا بیارا اوہنال دادرسارے جگ نوں خیرال ونڈ بے دشر دیہاڑے بخشاوے گا، رب دا بیارا حشر دیہاڑے بخشاوے گا، رب دا بیارا

آپ آئے کھیاریاں نوں وی حوالے بیار دے مل گئے دکھیاریاں نوں وی حوالے بیار دے جگ دے سارے نیھر یاں نوں روشنی ہوئی نصیب ظلم دی وسی چ مڑ آئے اُجالے بیار دے زندگی نے ظلم دی کالی بلا دا راج سی آپ دے اخلاق چن سورج اُچھالے بیار دے نسلاں تک جاندا سی جھے رشنی دا سلسلہ اوس دھرتی نوں انھاں دیے حوالے بیار دے اوس دھرتی نوں انھاں دیے حوالے بیار دے

جھوٹی رساں تے رواجاں والے بوہ بھیڑ کے باہروں لا دتے نبی سوہنے نے تالے بیار دے

وشمناں نوں مل گئی سوغات لائٹریب دی آپ دے کردار ونڈے پھل نرالے پیار دے

پیارد ہے بھکھیاں دے وی دن بھر گئے خالد شفیق سے نے او ہناں نوں وی دیتے نوالے بیار دیے آپ نے او ہناں نوں وی دیتے نوالے بیار دیے

حضور آپ دے روضے دی چاکری چاہواں
مدینے پاک جو گزرے اوہ زندگی چاہواں
بھٹک گیاوان میں رہے توں بھیڈ کھاناواں
ہنیرے چار چوفیرے نیں، روشی چاہواں
زمانے بھر دی برائیاں نے گھیر رکھیا اے
حضور آپ دے اُسوے توں رہبری چاہواں
حضور آپ توں دوری نے مار چھڈیا اے
حضور آپ توں دوری نے مار چھڈیا اے
حضور آپ دے درتے میں حاضری چاہواں

حضور آپ نے جس نوں پیند فرمایا میں لفظ لفظ دے اندر اوہ عاجزی جاہواں

خدا دا ذکر کرال، فکر مصطفی رسمهال میں ایسے لفظ چنال، الیم شاعری جاہواں

زمانے بھر دی محبت بھلا کے میں خالد مدینے پاک دے راہی دی دوستی جاہواں

اوہدے لئی رحمت دا سامیہ اسوہ پاک نبی دا جہے وی معیار بنایا، اسوہ باک نبی دا او ہناں دی خالی حجولی وی لکھاں اُتے بھاری جیہر سے رکھدے نیں سرمایہ اسوہ پاک نی وا جنت دے دروازے اوہنال لوکال کی نیس کھلد ہے رب، جہاں وے لیے پایا، اسوہ پاک نبی وا رب سوینے نے مشکل لؤکاں دی طل کیتی آیے سخشش دا سامان بنایا، اسوه باک نبی دا الله، یاک نبی دے اُسوے دی عظمت دے یاروں مومن دی دولت فرمایا، اسوه بیاک نبی دا حشر دیباڑے مجھے گھے دا مجھے اوہنوں ڈرنہ ہوسی خالد جيهنے وي اپنايا، اسوه پاک ني دا

ہمن نعت نی دی بولن دے مینوں جندری وج رس گھولن دے

جہناں راہیں سوہنا لنگیا سی اوہناں راہواں وج جال روکن دے

ناں لے کے سملی والے وا بہن ول دی کنڈی کھولن دے

اوس در تے جاون توں پہلال عملاں نوں اینے تولن دے

طیبہ دی گلیاں وچ پھریے
لا سینے دکھڑے ڈھولن دے
لڑ پھڑ کے ہملی والے دا
راہواں دئے تجھل کھولن دے
قدماں وچ حضرت دے خالد
بہہ دکھڑے اج پھرولن دے

آپ نے لوکاں اندر ونڈے ہر دم پیار اُجالے
آپ نے دکھ ہنیر یاں اندر سکھ دے دیوے بالے
دکھ دی کالی رات وی مینوں سکھ سنیہڑے دیوے
یاد نبی دے دل وے اندر رہندے نت اُجالے
ذکر اللہ دے گر میرے نوں جگمگ جگمگ کیتا
اوہدے سو ہے لا ہے اندروں سارے شرک دے جالے
ساریاں آپ نوں سیا سیا سیا رہبر اپنا منیا
حجو نے ود نے، اُنے نیویں، گورے س یا کالے

آپ دے درتے وُھل جاندی اے لیکھال دی سبھ کالخ آپ دے درتے سدھے جاندے لوکی کرمال والے جد کوئی درد ہنیری جھلے ، دکھ دے لنجھو لگن آپ دے درتے ای آندے نیں اُچ شملیال والے دین تے دنیا دونویں میرے پاک نجی دے صدقے مینوں دی سبھ کجھ رب نے خالد ایس حوالے

صدیاں دی تاریخ چ لکھیا، سوہنا نام محمہ دا ہیرے موتی وانگوں جڑیا، سوہنا نام محمر دا ميري لکھتاں اندر سجيا، سوہنا نام محمر دا سوحیاں دا سرمایی بنیا، سوہنا نام محمر دا بخت وے عکرے تے ہر دم رونق تکن والی سی بسبط ببوننان سی او تنصے کھڑیا، سوہنا نام محمر دا لیکیں کے کہ ہنجو لے کے اوس در تے جو آئے سن اوہناں دیے ہونٹاں سی چڑھیا، سوہنا نام محمر دا جس ویلے میں روضے پاک دے نیزے جاکے بیٹھا سال رحمت بن کے خالد! ورصیا، سومنا نام محمر دا

مرے دل وچ ازل توں اے محبت مملی والے دی ہے حسرت خواب وچ نکال میں صورت مملی والے دی

سبجاں نوں معاف کر دیناسی عادت کملی والے دی زمانہ جاندا اے ایہہ مرقت کملی والے دی

دیہاڑے حشر وے و کھری بجیاتی جائے گی سبھ توں ایبہ نسبت مملی والے دی ایبہ امت مملی والے دی

اوہناں نے دشمناں دے واسطے وی خیر ای منگی ایہہ رفعت مملی والے دی، ایہہ عظمت مملی والے دی

زمانے بھر نوں محکرا کے مدینے آگیاں مولا ترسدے نین جاہندے نیں زیارت مملی والے دی

جیهرا درتے گیا، خالی کدی آیا نہیں خالد زمانہ بھل نہیں سکدا سخاوت شملی والے دی نی داناں لووال تے دل چ جذبے مہک اُٹھدے نیں سیھے کمرے مرے خاموش گھر دے مہک اُٹھدے نیں مدینے پاک دے سوچاں مدینے پاک دے سوچاں تصوّر وچ مرے گزرے اوہ لمجے مہک اُٹھدے نیں نی دے روضے دے گنبدتے میناراں نوں تکھے تے اوہ گنبد روشنی بخشے، مینارے مہک اُٹھدے نیں مدینے وچ گزاری ہوئی گھڑیاں جدوی یاد آون مرادل لہک اُٹھد انے تے جذبے مہک اُٹھدے نیں مرادل لہک اُٹھد انے تے جذبے مہک اُٹھدے نیں مرادل لہک اُٹھد انے تے جذبے مہک اُٹھدے نیں

درود پاک جد پڑھناں، مدینے دے حسیں جلوے سیمے آکے مرے سے تے کھتے مہک اُٹھدے نیں نی سمھے آکے مرے سے تے کھتے مہک اُٹھدے نیں نی سوہنے ذی گل کریئے تے خشبو پھیل جاندی اے بہارآ وے جیویں تے پھل تے غنچ مہک اُٹھدے نیں محمد مصطفی دے ناں دی برکت و کیھ لے خالد دروداں دی مہک دے نال رستے مہک اُٹھدے نیں دروداں دی مہک دے نال رستے مہک اُٹھدے نیں

سوہنے نی جی دن را تیں میں لوڑاں تہاڈی صورت دل دے ہو ہے کھول کے ہر دم و یکھاں تہاڈی صورت تہاڈے سوہنے اسوے نے اوہ دل وچ جوت جگائی ہر یاسے پئی و یکھاں، مارے لشکاں تہاڈی صورت شہر مدینے ہو کے آیاں جد دا ڈھولن ماہی دل چاہوے میں ہر ویلے ای و یکھاں تہاڈی صورت تہاڈی صورت تہاڈی صورت نے قرآن دے شخیاں اُتے و یکھاں تہاڈی صورت نے قرآن دے شخیاں اُتے و یکھاں تہاڈی صورت نے قرآن دے شخیاں اُتے و یکھاں تہاڈی صورت

البیخ عملا ل نول میں تہاڑے اُسوے رنگ وج رنگال ول جاہونے میں دل کاغذ تے لیکاں تہاڈی صورت

پاک نبی جی! اِس کملے نوں فیر مدینے سدھو ساوے گنبدنوں میں تک تک ویکھاں تہاڈی صورت

میرے ستے بھاگ جگاؤ خواباں دے وہ آؤ مرِن توں بہلاں بہلاں جاہواں تگاں نہاڈی صورت

مين خالد، كملا، ديوانه جابوان پيار تهاؤا جا ہواں دل شیشے وج ہر دم و یکھاں تہاڈی صورت سوہنا رب جے مہلت دیوے، مڑ مڑ چیرے پاوال کے جاوال، طیبہ ویکھال سُتے لیکھ جگاوال طیبہ دی مٹی وی مینوں موتی ہیریاں ورگ کیر کھر کھر کھر کھر مٹھی اوہنوں جمال اکھال دے نال لاوال اللہ پچھول اوہنال دا ای نال ہوٹال تے آ دے ہر ویلے میں اوہنال دے ای نال دا ورد کماوال میرے دل دی ویتی اندر وسدا کملی والاً میرے دل دی ویتی اندر وسدا کملی والاً نال اوہنال دا میرے شعرال نظمال دا سرناوال

خواہاں وچ ہے آ و ہے سوہنا پیاس بھے ایس دل دی نعتاں دیے میں گجرنے ودھ کے سوہنے دیے گل یاواں

یاداں دی جد باری کھولاں مہک اُٹھے گھر میرا دل وسی وج لہکے ساوے گنبد وا پرچھاواں

سو ہے باک نبی دیے اُسوے گھر گھر لوواں ونڈیاں او ہناں اُنھی قہر دی دھپ وج ونڈیاں مھنڈیاں جھاواں

طیبہ دے وج قدم قدم نے چن تارے ہے جمکن طیبہ اندروں ہوکے جاون جنت دے ول راہواں

طیبہ نے الیں دل و نے اندر پیار و مے شرک گر ہے گر کے طیبہ نے الیں دل وے اندر ساریاں ملیاں تفاوال طیبہ نے ایس دل دے اندر ساریاں ملیاں تفاوال

ہر ویلے اوتھوں دیے منظر اکھاں دیے وج رہندے اوس وستی دیاں گلیاں کو ہے، سوہنیاں سوہنیاں تھاواں

ہر ویلے اوہ ساوا گنبد نظراں اگے بھردا جھے اج وی خیراں ونڈے اُمّت دا سرناواں

اوس اوس راه تون ظلم دی کالی رات گئی، دن چڑھیا جس جس راہیں کنگھیا اوہناں دا نوری برجھاواں جس جس راہیں کنگھیا اوہناں دا نوری برجھاواں

سو بنے پاک نبی دے درتوں سکتھا جبکر آوے اوہنوں مجتاں، انھیس لاواں، سوسوصد نے جاواں

جنت دے دروازے سارے آپے کھلدے جاندے جے کوئی بندہ پھڑ لئے خالد طیبہ والیاں راہواں

کدے تے واج آئے گی ہ چلو سرکار ول چلئے محمد مصطفاق دے روضۂ انوار ول چلئے شفاعت دی گفتیری چھاں ہے جاپہو، عاصو آؤ مذیخ شہہ ابرار ول چلئے مردواں دے مہکدے پھل سجا کے اپنے ہوناں تے دروداں دے مہکدے پھل سجا کے اپنے ہوناں تے چلو سب مل کے اللہ پاک دے دلدار ول چلئے محبت دی ضرورت اے، عقیدت دا تقاضا اے جھکا کے سیس نوں چلئے، جدوں سرکار ول چلئے جمون سرکار ول چلئے جدوں سرکار ول چلئے

مدینے وے تے ذرائے وی جبکدے چن سورج نیں مدینے وے منے ذرائے وی جبکدے چن سورج نیں جے جاہو روشیٰ اوس شہر پرُانوار ول جلئے

جہدے درتے زمانے بھردے سبھ دُ کھ دور ہوندے نیں چہدے درتے زمانے بھردے سبھ دُ کھ دور ہوندے نیں چلو امت دے اوس والی، تے اوس عمخوار ول جلئے

جہدا ناں لین نے صل علیٰ کہنا ضروری اے خدا سائیں دے اوس عالی نسب شہکار ول چلئے خدا سائیں دے اوس عالی نسب شہکار ول چلئے

جدوں دا ہو کے آیا وال، ایہو کہندا اے دل میرا امام الانبیاء دے پرشکوہ دربار ول چلئے

مدینے پاک دے کویے تے گلیاں وچ جوملدی اے اُٹھو یارو! چلو اوس پیار دی مہکار ول چلئے اُٹھو یارو! چلو اوس پیار دی مہکار ول چلئے

خدا توں ہے گنہ خالد جی اپنے بخشوانے نیں شفیع المذنبیں ول احمہ مختار ول جلئے طیبہ تکیا، آئی ایک لہر خیالاں اندر روشنیاں دا وس گیا اے شہر خیالاں اندر میرا تن من نورو نوری ہویا اک دم سارا ساوے گنبد توں اوہ آئی لہر خیالاں اندر جہنے میرے مملاں نوں خوشبواں نال اے دھویا جذبیاں دی ہن وگدی اے اوہ نہر خیالاں اندر چارے یا ہے روشنیاں دا ہڑ پیا وگدا جاپے چارے یا سے روشنیاں دا ہڑ پیا وگدا جاپے چن حرا دا انج گیا اے تھہر خیالاں اندر

باک نبی دیاں یاداں دل وج ایسراں ڈیرے لائے رحمت وا مینہ وردھا جاروں پہر خیالاں اندر

حیم جیم کیم کر کے اکھاں راہی تارے نیں انجی کر دے جیویں وسٹے تاریاں دی اک نہر خیالاں اندر

سو ہے دی الفت دے بدّ ل خالد مصنداں ونڈن الکے جیویں وگدی اے سکھ نہر خیالاں اندر ذکر نبی وا کروا روش جندری عظمک، دنیا روش وش اومدی یاد ایج بنجو کیرو موجائے گا چره روش محس نے اومدا روضہ تکیا اومدی دنیا، عقبی روش اومدی دنیا، عقبی روش اومدے شہر ایج جا کے ویھو اومدا ہر اک یاسا روشن اومدا ہر اک یاسا روشن

کالے لیکھاں والے جاکے کر لیندے نیں دنیا روش

سوہنے دی یاداں نے کینا میرا کمی کمی المحم روشن

اوہنوں جد وی یاد کراں میں ہووے ہو آل دوالا روشن

او تنصے ہمر شے ملکے جھنے اُستے سر شے ملکے جھنے اُستے سر ساوا روشن

طبیبہ دی ہر یاد نے خالد پیار دا دیوا رکھیا روشن ساڈے پاک نبی دے ویہڑے حشوواں دا پہرہ ساوے گنبد آل دوالے خشوواں دا پہرہ جھے رب دا سوہنا، اوشے خشبوواں دا پہرہ پھلاں دی افرہ دنیا نالے خشبوواں دا پہرہ دھرتی اُتے پھل ہزاران، پر خشبووا خالی تکیا شہر مدینہ جھے، خشبوواں دا پہرہ تکیا شہر مدینہ جھے، خشبوواں دا پہرہ اوس نگری وچ رحمت رب دی وسدی ہراک ویلے اوس نگری وچ رحمت رب دی وسدی ہراک ویلے اوس نگری تے ہر اک ویلے، خشبوواں دا پہرہ اوس نگری تے ہر اک ویلے، خشبوواں دا پہرہ اوس نگری تے ہر اک ویلے، خشبوواں دا پہرہ

اوس وسی دے چاروں پاسے گلشن مہکال ونڈن اوس وسی دے چاروں پاسے، خشبووال دا پہرہ رحمت دے انمول خزیے چتے گئے اُتے کی چتے نظری آوے، خشبووال دا پہرہ سوہنے دی وسی تے خالد! رب دی نظر سول اوہ ہے جار چوفیرے دستے خشبووال دا پہرہ اُوہ ہے جار چوفیرے دستے خشبووال دا پہرہ اُوہ ہے جار چوفیرے دستے خشبووال دا پہرہ اوہ ہے جار چوفیرے دستے خشبووال دا پہرہ

اك وار بلاوات بهيجن، احمر مختار مدين تول میں صدیے واری کردیواں، سارا گھر بار مدینے توں الیس دهرتی دا چپه جپه، جال تون وی مینون بیارا اے پر ایہہ وی چنگا لگدا نہیں مینون سرکار مدینے تون پلکاں تے اج تک روش نیں، تے دل وچ جگمک او ہناں دی اوہ تارے جیہڑ ہے لیاؤند ہے سن، یارو اک وار مدینے توں جد باک مدینے جاہیجے، تے ہور تسال کیہ لینا سی سے آکھاں نہانوں آئے او، واپس بیکار مدینے توں جندڑی دیاں لوڑاں مک جاون، حسرت ندرہو کے کھو دیکھن دی سیراب ہے اکھاں ہوجاون، خالد اک وار مدینے توں

نی دے بیار دا بوٹا جدوں دا گھر چ لایا اے دروداں تے سلاماں نال ہر پاسا سجایا اے کے اکھاں، کے پکال، نے کدھرے جان دل اپنے مریخ والیاں دی راہ وچ سجھ کجھ سجایا اے مریخ والیاں دی راہ وچ سجھ کجھ سجایا اے مریخ والے ماہی دا کدی دیدار ہوجائے میں اپنے گھردی ہر چوکھٹ تے اکھاں نوں سجایا اے ہیں اپنے گھردی ہر چوکھٹ تے اکھاں نوں سجایا اے ہیں اپنے گھردی ہر خوکھٹ تے اکھاں نوں سجایا اے ہیں اپنے گھردی ہر خوکھٹ تے اکھاں نوں سجایا اے کوئی تے ہمھی، تیوں مدینے توں بلایا اے کوئی تے ہمھی، تیوں مدینے توں بلایا اے

اوسے سومنے مربے گھر دے ہمبرے دور کردنے علامت بن کے جیموا روشی دی جگ ہے آیا اے علامت بن کے آیا اے

اوہ ہادی ساری دنیا دا، اوہ رہبر ہر زمانے دا او ہے بھلے ہوئے لوکال نول سدھی راہ نے پایا اے

اوہدے درتے سکوں ملیا، جدوں وی میں گیا خالد جہنے انسانیت نوں امن دا رستہ وکھایا اے

ورهدے رہندے قدرت دے انوار مدینے اندر خوشبوال وا لکیا اے انبار مدینے اندر او تنظیے کیوں نہ رحمت رب دی کرناں بن بن وستے رہندے نیں جد دو جگ وے سردار مدینے اندر جہناں نوں سکتے نے سینے مھنڈال یے یے جاون و کیھے نیں اوہ رحمت دے آثار مدینے اندر جگمک جگمک کر دے دسدے ہر بل تے ہر ویلے ساری گلیاں نے سارے بازار مدینے اندر وتحمال مارئے لوکاں نوں ہیئے ونڈن بیار سوغاتاں ساوا گنبد تے سوہنی سرکار مدینے اندر سوہنے پاک بنی دی سیرت دا اعجاز اے خالد

Marfat.com

بیار وے سانچ ڈھلدے نیں کردار مدینے اندر

مینوں طیبہ ضرور لے جانا نال اپنے حضور لے جانا یاد ذل وچ نبی دی رہے، باتی سارا فکر و شعور لے جانا سبز گنبد نظر توں لک جائے مینوں ایہنا نہ دور لے جانا میری دنیا وی جس نے بدلی اے اوہ نہ دل توں سرور لے جانا اوہ نہ دل توں سرور لے جانا اوہ نہ دل توں سرور لے جانا

جس جگہ زندگی ملے دل نوں اوس نقال تک ضرور لے جانا

ایہو گنبر اے نور اکھاں دا نال اینے ایہہ نور کے جانا

جنھوں ملدی اے روشنی دل نوں اوس تھاں توں نہ دور لے جانا

ہے طلبہ دے ذکر نول خالد زندگی توں نہ دور لے جانا

كرم الله وا، مينول ني وا در وكها وتا میں بے ماریہ سال مینوں فیر وی طبیبہ پہنچا دتا اکلا زندگی دے رستیاں وج مھیڈے کھاندا سال نبی سوینے بلایا کول، مینون حوصله وتا مرے شینے نول اپنے پیار دے جذبے عطا کیتے خزینه میرے ول نوں اپنی الفت دا بنا دتا مدینے باجھ بن کوئی وی شے بھاندی نہیں دل نول سبق اليها مدينے دی محبت دا پڑھا دتا ہر اک ویلے مدینہ ہی مری یادال ج رہندا اے مينوں اکلابياں نوں ايس طراں بچنا سکھا دتا مرے دل وج رہے وسدا ہمیشہ گنبد خضرا مینوں خوش رہن دا رب نے طریقہ ایہہ سکھا دتا

خدا جانے سیموے رستے بلاوا آئے طبیبہ توں میں دیوے بال ہنجواں دے ہر اک رستہ سجا دتا بھولکہ ہے بھرر ہے نیں شرک دی راہواں جے کیوں لوکی نبی سوہنے نے جد توحید دا رستہ دکھا دتا میں کیکے ناں نبی دا جد وی جھکیا وال خدا اسٹے او ہنے مینوں میری امید توں بوہتا صلا فتا مرینے وے کلی کو ہے میری یادال ج وسدے نیں مدینه کیه و کھایا مینوں دیوانه بنا دتا مری حجولی نوں بھر کے نعت دے انمول پھلاں نال مہکنا میرے لفظاں ، میری سوحیاں نوں سکھا دتا میں رب سوہنے ویے صدیقے جہنے خالد جیہے سکتے نوں نی و بے روضۂ اقدس دا نظارہ کرا دتا مری راتاں نوں ذکر و فکر دی اوہ روشنی دتی ہنیرے گھر نوں میرے جہنے خالد جکمگا دتا

سوہنے نمی دے درئے بیٹھا رہواں ہمیشہ روضے دی جالیاں نوں کھدا رہواں ہمیشہ شاہواں دے سروی جقے جھکدے نیں احتراماً بن کے فقیر اوشے پھردا رہواں ہمیشہ بلکیں چراغ روش رکھاں میں ہنجواں دے لیے درود گرے پھردا رہواں ہمیشہ لیے کے درود گرے پھردا رہواں ہمیشہ سوہنے نمی دے داروں ہمیشہ مردا رہواں ہمیشہ جیوندا رہواں ہمیشہ مردا رہواں ہمیشہ جیوندا رہواں ہمیشہ

انمول لفظ چن کے، سوہنے خیال لے کے نعتاں نبی دیاں میں لکھدا رہواں ہمیشہ نعتاں نبی دیاں میں لکھدا رہواں ہمیشہ

اوہدے حضور جا کے، واپس میں آگیا سال ایہدسوچ سوچ دل وچ روندا رہوال ہمیشہ

مینوں خضور اک دن سدّن کے کول ایخ او ہناں دےناں ایہہ چھٹیاں لکھدار ہواں ہمیشہ نظر وسی جی رہندے نیں گلی کو چے مدینے دے
تے دل و بیٹرے جی وسدے نیں گلی کو چے مدینے دے
ایہناں دے ہر قدم، ہر موڑتے نیں نور لشکارے
دنیں راتیں جبکدے نیں گلی کو چے مدینے دے
نبی دے اسوہ احسن دیاں تفییراں ہر ویلے
ہر اک زائر نوں دسدے نیں گلی کو چے مدینے دے
مرینے وج جہڑے گزرے اوہ کھے عمرتے بھاری
مدینے وج جہڑے گزرے اوہ کھے عمرتے بھاری
ایہہ اپنے مونہوں کہندے نیں گلی کو چے مدینے دے
ایہہ اپنے مونہوں کہندے نیں گلی کو چے مدینے دے

جدوں صل علیٰ کہند ہے ہوئے چلئے مدینے وچ جزاک اللہ کہندے نیں گلی کو چے مدینے دے

زمانے بھر توں سوہنے شہر مکہ نے مدینہ نیں زمانے بھر توں چنگے نیں گلی کو چے مدینے دے

مدینہ شہر مدتاں توں مری یاداں جے وسدا اے مری نظراں جے رہندے نیس گلی کو ہے مدینے وے

اوہ دل میرے نی نوں تے میرے مولانوں پیارااے اوہ دل جس دل چ رہندے نیں گلی کو ہے مدینے وے

جدائی دے خیالاں وچ ہن اتھرو بن کے ہرویلے میری پکاں تے رہندے نیں گلی کو چے مدینے دے

گلی کویے نے پاکستان دے وی مینوں بیارے نیں گلی کویے مدینے دے گر یاداں ج رہندے گلی کویے مدینے دے

جدوں دا ہو کے آیا وال مدینے شہر توں خالد میری یاداں چ وسدے نیں گلی کویے مدینے دے

دنیا دے سبھ غم مک جاندے ساوے گنبد تخطے غم دے مارے جدلک جاندے ساوے گنبد تخطے رب دے بیارے دی ایہ عظمت، او ہدے دریتے جاکے شاناں والے وی جھک جاندے ساوے گنبد تھلے ، بھارغمان دالاہ نے ہسدے۔ ہسدے آندے، جیبڑے ہنجو لے کے بک بک جاندے ساوے گنبد تھلے عربی عجمی، اُتے نیویں، کالے گورے والے سارے جھڑے ای مک جاندے ساوے گنبد تھلے ازلال دی مُصندک نال اینے سینے بھر لے جاندے جیمڑے بل دو بل رک جاندے ساوے گنبد تھلے شاناں اوہدیاں سبھ توں أچیاں، انھیں تکیا خالد جھوٹے وڈیے سبھ جھک جاندے ساوے گنبد تھلے سارے جگ لئی خیراں منگے، سوہنا ساوا گنبد جگ نوں نوری کرناں ونڈے، سوہنا ساوا گنبد اوہ ہے بیٹھاں ساؤے دین تے دنیا دا سرمایی اللہ پاک سلامت رکھے، سوہنا ساوا گنبد اوہ کولوں نیھرے جگ دے پاساوٹ کے لنگد ہے جیہدے سینے اندر چکے، سوہنا ساوا گنبد دل وی وچ او ہنے ایہنے گہرے نقش الیکے مینوں یاد آوے رہ رہ کے، سوہنا ساوا گنبد میںوں یاد آوے رہ رہ کے، سوہنا ساوا گنبد

گمراہی توں بچنا اے تے میرے بیٹھال آؤ! ایہہ گل سارے جگ نوں آ کھے، سوہنا ساوا گنبد

جدوں دا طبیبہ توں آیا وال بہلا بھیرا باکے یاداں دے گلشن وچ مہکے، سوہنا ساوا گنبد

سوہنے پاک نبی دے روضے تے دل جا ہے جا کے اس میں خالد بہہ کے ، سوہنا ساوا گنبد

ہر دم میرے دل وج وسدا رہندا شہر مدینہ ونیا وے ہر شہر توں لگتے سوہنا شہر مدینہ ول وے اندر یاد نبی دی پھلاں وانگوں مہکے ول وے باہر جیکاں مارے پیارا شہر مدینہ جدوی خیالان دے وج ڈب کے دل دے اندر جھانگال اک پیا کشکے ساوا گنبد دوجا شہر مدینہ اوس راہ چلئے، جس تے ساوے گنبد دے کشکارے اوس راہ جلئے جس تے آوے سوہنا شہر مدینہ رحمت رب سوہنے دی اوشے ظاہر نظری آوے حکمک جگمک لشکال مارے سارا شہر مدینہ دل دی باری کھول کے تکیا باہر جد وی خالد جانجی جاہے ساری دنیا، لاڑا شہر مدینہ

منزلاں نوں جا پھڑیا مصطفیٰ وا ناں لے کے میں میں کدی وی نہیں رکیا مصطفیٰ وا ناں لے کے میں میں کدی وی نہیں رکیا مصطفیٰ وا ناں لے کے

نیھریاں دی بھیڑ اندر او ہنے حوصلہ دتا رب نوں یاد جد کیتا مصطفیٰ وا ناں لے کے

رب تے اومدے سونے دا پیار ایمنال گوڑا اے لیے لیا میں رب سوہنا مصطفیٰ دا نال لے کے

تاریاں دا مینہ ورهیا ہوگئی، فضا روشن نیھریاں نوں جد تکیا مصطفی اس الے کے

منزلاں نے خود میرے پیر چم لئے ودھ کے پیر جد اگاں رکھیا مصطفیٰ وا ناں لے کے

ہر قدم نے خالد جی راہ میری رشائی جیروی رشائی جیروی رہ نے میں ٹریا مصطفیٰ وا ناں لے کے جیروی رہ نے میں ٹریا مصطفیٰ وا ناں لے کے

جذبیاں وچ ڈبو کے خالد پکاں بیٹھ لکو کے خالد نعت دیاں خشبوداں ونڈاں ہجو ہار پرو کے خالد ہجو ہار پرو کے خالد

اوہدا ناں ہونٹاں تے کیاواں مونہہ خشبو نال وھوکے خالد

مملی والاً آپ بلا سی کیوں بھرناں ایں ہوکے خالد

جنت دے ول جاندے رسے طبیبہ وچوں ہو کے خالد

طیبہ دی راہواں نوں تکناں رستے وچ کھلو کے خالد

طیبہ راہ نے ٹردا جا توں بینک دنیا روکے خالد

فیر طیبہ توں بلاوا آگیا فیر پیاسے کول دریا آگیا بھیک منگنا وال شہادیدار دی کھیک منگنا وال شہادیدار دی لے کے اکھال وا میں کاسہ آگیا جھے پلیس چن تارے سے گئے ایبہ، دلا! وس کیمڑا پاسا آگیا جد نظر سجدے گزارن لگ بی میں سمجھ لٹا مدینہ آگیا میں سمجھ لٹا مدینہ آگیا

بند سارے ضبط دے عیدے گئے جد نظر سوہنے دا روضہ آگیا

آپ دے اُسوے تے جیموا چل بیا اوہدے ہتھ سخشش دا نسخہ آگیا اوہدے ہتھ سخشش دا نسخہ آگیا

یاد طیبہ دی اے دم دم میرے نال کون سہندا اے میں کلا آ گیا

کھے نہ پچھو کس طراں خالد شفیق مڑے طبیبہ توں تر فدا ہے گیا دل دے اندر جارے باسے اوہناں دیاں تصویراں نیں جہاں ہتھ جنت دی تنجی، اُمت دیاں تقدیراں نیں

اوہ جاہون تے ساڈے ورگے اوگن ہاروی بخشے جان ایسے لئی تے اوہناں دا لڑ پھڑیا اج فقیراں نیس

اوہناں کول، شفاعت، رحمت، شفقت بھر مے خزانے نیں ساؤے اندر، ساؤے باہر، ہر یاسے تقصیراں نیں ساؤے باہر، ہر یاسے تقصیراں نیں

ورهیاں پہلے جہنے سینے اندر جوت جگائی سی طبیبہ وچ ہر پاسے اوسے خواب دیاں تعبیراں نیں

اوہناں دے ذکراں دی ساڈے گھر گھروچ رشنائی اے اوہناں دی نسبت نال ساڈیاں دو جگ وچ تو قیراں نیں

اوه ہے نظر کرم دی کر دین، دن پھر جاون خالد جی او ہناں ہنھ شخشش اے ساڈی، او ہناں ہنھ تقدیراں نیں او ہناں ہنھ شخشش اے ساڈی، او ہناں ہنھ تقدیراں نیں امارتاں دے غرور عظے ، حضور آئے نصیب لوکاں دے جاگ اُٹھے،حضور آئے

زبان بندی دا دور ملیا، جمود مکیا تے جاگ اُٹھے ضمیر سُتے، حضور آئے

ولاں نوں حق دا وقار ملیا، سنگھار ملیا ہوئے غریباں دے مان اُتچے، حضور آئے

اوہ حق دیاں نے ہواواں چلیاں، زمانے اندر بدی دیے سارے شرارِ بجھے، حضور آئے

جے عرشیاں نے درود بڑھیا، خوشی منائی تے وُھاں بیاں نیں فرش اُتے ،حضور آئے

حسب نسب دی تمیز مُلَّی، معاشرے توں نہ کمی کالے، نہ اُلے بیمے، حضور آئے نہ کمی کالے، نہ اُلے بیمے، حضور آئے

گناہ دا سب ہنیر مکیا، سور ہوئی اوہناں نے ڈبدے وی لائے بنے، حضور آئے

سارے جگ توں پیاری ہستی ساوے گنبد تھلے ارماناں دی جگمگ وستی ساوے گنبد تنظلے اوہ تھاں جھے مہکاں ونڈن پاک درودی تحجرے اوہ اے پاک منزہ وسی ساوے گنبد تھلے سبھ نوں ایتھوں اتو جہیاں ملن خیر خیراتاں أجِیائی ہووے یا بہتی ساوے گنبد تھلے ول دے اندر پیار نبی دا رس پیا گھولے ہر دم ملدی اے اوہ دل نوں مستی ساوے گنبد تھلے کفر ہنیرے اندر جہاں ونڈے حق اجالے اوہناں انساناں دی وتی ساوے گنبد تھلے عملوں کھوئے بندیاں تا تیں خالد اوہناں باروں آجاندی اے حق برستی ساوے گنبد تھلے

چن اے مکہ پاک تے تارا، یارو شہر نبی وا جگ مُندری وچ ہیرا بیارا، یارو شهر نبی وا اوقفوں وے ہر ذرہ اندر، سورج چن ستارے جگرگ جگرگ کروا سارا، یارو شهر نبی وا اوشخے سارے کرماں مارے دل بوٹے کھو بیندے ویندا جت دا نظارا، یارو شهر نبی دا اوس دل اندرنعتاں تے حمال دے بوٹے کھوددے باندا جس اندر لشکارا، یارو شهر نبی دا پاندا جس اندر لشکارا، یارو شهر نبی دا پاندا جس اندر لشکارا، یارو شهر نبی دا

پھلاں وانگوں مہکن اوہدے سارے گلیاں کو بچ پھلاں وانگوں مہلے سارا، یارو شہر نبی دا اوس دے اندر پیار نبی دا کرناں بن بن کردا جس سینے یاوے لشکارا، یارو شہر نبی دا پیار نظر وچ اوہدی عظمت سبھ توں اُجی خالد پیار نظر وچ سبھ توں پیارا، یارو شہر نبی دا طیبہ دے ہر کو پے اندر پھکن چن ستارے ہر اک گھر دے اندر باہر پھکن چن ستارے طیبہ دباوکاں نے رحمت رب دی ورهدی ہر دم میں و کیھے نیں گھر گھر اندر پھمکن چن ستارے نور ای نور فضاواں اندر، ہر شے لاٹاں مارے گنبد اخضر پھمکن چن ستارے لاٹکاں مارے گنبد اخضر پھمکن چن ستارے روضے دی جالی نوں تکدے،عرض سلاماں کر دے اکھاں نے بیکاں نے اکثر پھمکن چن ستارے اکھاں نے بیکاں نے اکثر پھمکن چن ستارے

جس دھرتی نے رب دیسو ہنے دیے بیران نوں چمیا اوس دھرتی تے کیوں نہ آخر چمکن چن ستارے اوس دھرتی تے کیوں نہ آخر چمکن چن ستارے

اوس گنبر دی شان نرالی، عظمت اومدی عالی جس سوینے دیے اندر باہر چمکن چن ستارے

او کھیاں راہواں، تخل تھاواں، کالی دھت فضاواں بانہہ ہے بھڑ کئے سوہنا رہبر چمکن چن ستارے

غزلاں چھڑ کے نعت نبی دا بلّا جد دا کھڑیا میری لکھتاں اکھر اکھر چمکن چن ستارے

اوس دھرتی دی مٹی تے وی رُوپ سولکھناں خالد نظراں جاون جدھر جدھر، پھمکن چن ستار سے پیار دیاں خشبوواں ونڈن رنگ برکھے پھل طیبہ اندر ملدے ایہہ جے چنگے پھل میری حصولی نوب او ہنان نے پھلاں دے نال بھریا جالی کول تھلوکے جد میں اک دومنگے پھل سو بنے پاک نبی دے مڑ کے دی خشبووال سنگھ کے کلیاں پڑھیا صلی علیٰ نے آپ توں سکے پھل صدیق عمر عثمان علی جیے جس جھولی وے کہنے اوس جھولی نوں کسراں سج دے دنیا رکھے پھل گلی گلی وچ باک درودی مہکاں ونڈن خالد بیکاں اُتے جگیگ کر دے رنگ برنگے پھل

آیا جیون دا سلیقہ جس دے اُسوے دے طفیل ایخ بیراں تے تھلوتا جس دے اُسوے دے طفیل ایچ بیراں نے تھلوتا جس

او ہے دسیا زندگی دے نیھریاں توں بچنا دور ہویا ہر منیرا جس دے اُسوے دے طفیل

نفرتاں ویے جھکھواں وچ میرا سابھی بن گیا میں غماں وچ مسکرایا جس دے اُسوے دیے طفیل

اوہ مرا ملجا، مرا ماوا، مرا ہادی اے اوہ میرے اندراے اُجالاجس دے اُسوے دے طفیل

رکھی سکھی کھا کے وی رہنا ہمیشہ سربلند ایبہ خودی دا درس ملیا جس دے اُسوے دے طفیل

اوہ نبی سوہنا اے میرے جذبیاں نوں جاندا نبکیاں دا ڈھنگ سکھیا جس دے اُسوے دے طفیل

ول زمیناں نوں اوہ وتر پیار دا دیندے رہے بے سہارا راہیاں نوں آسرا دیندے رہے آپ دی وڈھیائی وجھوہ کفر دیے ماحول نوں اپنی رحمت تے محبت دی، ہوا دیندے رہے شرک اگ وج جھلسیاں نوں حق دی راہ تے ٹور کے سرتے اینے پیار وج رنگی روا دیندے رہے بھ کھیاں راہیاں نوں دے کے درس اوہ تو حیددا جنت الفردوس دا رستا وکھا دیندے رہے آپ دا اخلاق و تیمو، ظرف و تیمو آپ دا وشمناں توں کھا کے بیھر اوہ دعا دیندے رہے

طیبہ دے جد لائے پھیرے ہوئیاں لہراں بحرال ہوگئے میرے بھاگ اُچیرے، ہوئیاں لہراں بحرال اوہدے ناں نال گھر وچ میرے ہوئیاں لہراں بحرال گئے میرے، ہوئیاں لہراں بحرال کئے منیرے، ہوئیاں لہراں بحرال رب سوہنے نے کملی والے میرا مان ودھایا لیے پچھے چار چوفیرے، ہوئیاں لہراں بحرال استے پچھے چار چوفیرے، ہوئیاں لہراں بحرال مملی والے کالی رات وچ خلق دے دیوے بالے میک توں کینے دور منیرے، ہوئیاں لہراں بحرال بھی توں کینے دور منیرے، ہوئیاں لہراں بحرال بھی توں کینے دور منیرے، ہوئیاں لہراں بحرال

میں پھردا سال ٹھیڈ ہے کھاندا، رستانہیں سی کوئی او ہنال اگے اتھرو کیرے، ہوئیاں لہراں بحرال سوہنے پاک نبی نے میرے اُتے کرم کمایا لائے میرے دل وچ ڈیرے، ہوئیاں لہراں بحرال مالکے میرے دل وچ ڈیرے، ہوئیاں لہراں بحرال مالکہ میں دے سوہنے دا توں ذکر کری جا دم دم جس دے پاروں گھروچ تیرے، ہوئیاں لہراں بحرال جس دے پاروں گھروچ تیرے، ہوئیاں لہراں بحرال

میں اوس دربار وچ جھکیاں نگاہواں و کھے آیا وال دروداں نال مہکن جو فضاوان و کھے آیا وال ترفدے نے بلکدے دل وی جھے چین پاندے نیں میں اوس گشن دیاں تازہ ہواواں و کھے آیا وال نظر نوں روشنی ونڈ دا اے اوشح گنبد خضرا میں ساوے رنگ وچ رنگیاں فضاواں و کھے آیا وال خداتعالی توں جس جس تھاں گنہگاراں دی بخشش لئی رسول پاک نے منگیاں دعاواں و کھے آیا وال

میں مکتے وچ عبودیت دے سارے رنگ و کھے نیں قبول اس در تے جو ہوون دعاواں و کھے آیا وال جنہاں نوں مصطفیٰ صل علیٰ نے عظمتاں دتیاں میں مکتے تے مدینے وچ اوہ تھاواں و کھے آیا وال غداد کے گھر دے وچ تکیا اے میں دم خوسب زمانے نوں نبی دے در تے فریاداں تے ہاواں و کھے آیا وال نبی دے در تے فریاداں تے ہاواں و کھے آیا وال نبی در تے فریاداں تے ہاواں و کھے آیا وال دیتے نیں نبی دے در تے فریاداں دے در تے فریاداں تے ہاواں و کھے آیا وال دیتے نیں نبی دے در تے فریاداں تے ہاواں و کھے آیا وال

او ہے نادار وی شاہی دعے رنگ وچ رنگ دیتے نیں سخی دیاں سبھے اداداں و مکھے آیاواں سمھے اداداں و مکھے آیاواں

او تھے ذر ہے وی تارے بن کے خالد جگمگاندے نیں مدینے در ہے وی تاریع بن کے خالد جگمگاندے نیں مدینے در ہے وال مدینے دیے وال

ہر ویلے میں سوہنے دیے ول بھیجاں نعت سوغاتاں الیے کم وچ دن گزرن نے ایسے کم وچ راتال ایهناں سوہنا، ایہناں پیارا، ٹانی نہیں کوئی اوہدا دل جاہے ہر ویلے بہہ کے کریئے اوہ بیاں باتال جهيرًا اوہنوں منن والا، اوہ ميرا چن ماہى پیار نظر وج سبھے جنگے، بیار نہ و کیھے ذاتال اوہدے وصف ہزاراں لکھاں، سوہنا رب دا پیارا ویلا بھاویں مک جائے، نہ مکن اوہدیاں باتال

جد داعشق نبی دا ملیا، دل ایہہ جاہے ہر دم مکتے اندر دن گزرن تے طیبہ اندر راتاں فالد دید ہووے اوہدی، پیاس بجھے ایس دل دی اوہدا مکھڑا و کھے کے محل جان عیدال تے شبراتاں اوہدا مکھڑا و کھے کے محل جان عیدال تے شبراتاں

متفرق

نعتبه مائيح

ساون دا مهمینه اے را وچ میرے وسدا را میں میرے وسدا میں شہر مدینه اے 0 اوہ دن کد آئے گا والا ماہی مدینے والا مینول بلائے گا جد مینول بلائے گا ح

دې	ماہی	مدنی	سو ہنے
ا	کالی	سملی .	جيوس
وي	منمودال	نام	برهد
لیے	ناں	جد	اوبدا
ری	_	مهک د	
اے	یہہ بھبدی	صفت ا	اوہنون
	جائے		
اے	لبھد ی م	روشنی روشنی	نوي
اے	مِ مَا كَيْ مِولَى	دھونی ر	اسال
ری	چن ما ہی	وآلے	. طبيبه
اے	دگائی ہوئی دگائی ہوئی	جوت ج	اسال
توں	كالى	سملي	واري
اے	جھلکدا	نور	اک
توں	جالی .	وي	روضے

ہوکے پیا کھرنا وال طیبہ توں بلاوے کئی منتاں پیا کرنا وال منتاں پیا کرنا وال دیا ہوں آئے ہیں منتاں دول دے مدینے وج کے دل دے مدینے وج کا میں موا آئے میں موا آئے سوچی ڈبیا رہنا وال میں داہواں وج دیاں راہواں وج دیوے بال کے بیٹھا وال دیوے بال کے بیٹھا وال

کھر بار لٹائی بیٹھاں بار لٹائی بیٹھاں بار لٹائی بیٹھاں سینے نال لائی بیٹھاں ہوں موسینے نال ہوگاون کے کہ جگاون گے خواباں وچ آ حضرت دیرار کراون گے دیرار کراون کراون گے دیرار کراون گے دیرار کراون گے دیرار کراون کراون گے دیرار کراون کراون گے دیرار کراون کراون کراون گے دیرار کراون گے دیرار کراون کراو

بيت الثدوا بهلانظارا

بیت الله دا نظاره جد میں تبہلی واری کیتا دس نہیں سکدا، اکھاں نوں کیہ سامنے نظری آیا ابوحنیفه دا ایهه کهنا بیدم ذهن وچ آیا يارب! ميريان كل دعاوان ہون قبول جد منگان ایہو وعا وہرائی میں وی بیت اللہ دے اگئے بیت الله دا نظاره جد میں پہلی واری کیتا خوشیاں دا اک ہڑھی موجاں ماردا میرے اندر مولا دی رحمت دیے بھلے میرے ایدھر اودھر لوکاں دے دریا دے اندر ککھاں وانگوں تر دا حجر اسود توں میں چل فیر حجر اسود آیا دوروں سلامی دے کے اوہنوں دوجا چکر لایا بیت الله دے آ سے پاست ست واری میں تھمیا

کچھ نہ پچھو رب سونے نے کٹا فضل کمایا بیت الله دا نظاره جد میں پہلی واری کیتا موقع یاکے اگے ودھ کے حجر اسود نہمیا ياد آيا فاروق اعظم دا مينول فرمايا '' مُل تیرا پھر توں ودھ کے کھے نہیں میرے لئی مئیں اوہ کرناں جواے میرے پاک نبی فرمایا" یاں کعبہ نے ہتھ رکھ کے جد کعبے نوں چمیا ا کھتیاں راہیں ہنجواں وا دریا اک و گیا خالد کر دے معاف خطاواں رہا تیرے درتے آیاں فیروی اینے گھر بلاویں میرے سوہنے سائیاں ایهه دعا میں رب نوں سیمتی، اینا درد سنایا بیت اللہ دا نظارہ جد میں کہلی واری کیتا تیرے دریتے آیاں رہا سبھ دیاں خیراں منگان میں نہ جاناں تیجا کھیا، سبھ دیاں خیراں منگال كالا ہووے يا اوہ بكا، سبھ ديال خبرال منكال جنگا ہووے یا اوہ مندا، سبھ دیاں خبرال منگال میرے وطن وچ رحمت وستے ،سکھ دیاں واوال و کن سبھ نوں نیک بنا دے مولا، دشمن ہون کہ سجن

روروسجہ دیاں خیرال منگیاں بیت اللہ دے اگے بیت اللہ دا نظارہ جد میں پہلی واری کیتا اج تک اوہ آک لمحہ بمیریاں یادال وج رس گھولے سوہنے بول اذاناں والے جد مؤذن بولے کوئی میرے اندر بیٹھا سوہاں دے در کھولے میرے قول نے فعل نوں رکھ کے کڑی اندرتو لے میرے قول نے فعل نوں رکھ کے کڑی اندرتو لے کئے ستے مول میں تلیاں، وقت دی انگلی پھڑ کے کئے قول قرار میں بھلیاں وقت دی انگلی پھڑ کے فیر آندا اے یاد اوہ لمحہ لمحہ مینوں خالد فیر آندا اے یاد اوہ لمحہ لمحہ مینوں خالد بیت اللہ دا نظارہ جد میں پہلی واری کیتا

اظهارتشكر

جناب پروفیسر جعفر بلوجی ، محمد اسلام شاہ ، نعیم شنراد ، رشید احمد صدیقی تے جناب میاں محمد لیعقوب منیجر حمایت اسلام پرلیس میرے خصوصی شکر یے دیے مستحق نیس بر جنہا فی دے عملی تعاون نال میں بصارت توں ، مکمل محرومی توں پہلاں ایہ مجموعہ نعت ''نعت سوغات'' نذر قارئین کر سکیا۔ ورنہ شاید میری ایہ کوشش ادھوری رہ جاندی ۔ القد ایہناں سمھناں نوں جزائے خیر دے تے ایہ مجموعہ بازگاہ رسالت توں سند قبولیت حاصل کر عکے ۔ (آمین)

خالد ثين

باہتمام: میاں محمد لیعقوب: منیجر حمایت اسلام پرلیں 59۔ ریلو ہے روڈ لا ہور طبع ہوا